اداریہ

میڈیا مسلک کیلئے نہیں ملت کیلئے

غریب نواز ایکسپریس

GAREEB NAWAZ EXPRESS Daily Lucknow

بلڈھانہ میں اے ٹی ایس کی بڑی کارروائی

بلڈھانہ، 20 مئی (پی ایس آئی)۔انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) ضلع بلڈھانہ میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس دوران اے ٹی ایس نے غیر قانونی ہتھیاروں کی اسمگلنگ کے دو الگ الگ معاملوں میں کل تین ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔تازہ ترین واقعہ میں اے ٹی ایس نے دو مفرور ملزمین کو ناسک جاتے ہوئے پکڑ لیا۔ ذرائع کے مطابق، دونوں ملزمین منگل کی صبح تقریباً 9 بجے ناسک جا رہے تھے کہ ناسک اے ٹی ایس کی ٹیم نے انہیں روک کر حراست میں لے لیا۔اس معاملے میں ایک ملزم پہلے ہی گرفتار ہو چکا تھا۔اس معاملے میں اب کل تین ملزمین کو حراست میں لیا گیا ہے۔اے ٹی ایس مزید تفتیش میں مصروف ہے۔

Vol: (16) Issue. (311) Lucknow, Thursday 21, May 2026 Pages (04) Rs.1.00 Email: gareebnawaz110@gmail.com

جلد نمبر (۱۶) شمارہ نمبر (۳۱۱) لکھنؤ-بروز-جمعرات ۲۱/مئی ۲۰۲۶ء (صفحات ۴) قیمت: ایک روپیہ

انتظامی فیصلے میں تاخیر لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف: مرمو

نئی دہلی، 20 مئی (یو این آئی) صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے سول افسران سے مفادِ عامہ اور قائم شدہ نظام کے مطابق صحیح فیصلہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح انصاف ملنے میں تاخیر کو انصاف سے محرومی مانا جاتا ہے، اسی طرح انتظامی فیصلے میں تاخیر بھی لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف ہے انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس (آئی اے ایس) کے سال 2024 بیچ کے افسران کے ایک گروپ نے بدھ کو راشٹرپتی بھون میں محترمہ مرمو سے ملاقات کی۔ یہ افسران ابھی مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔صدرِ جمہوریہ نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا سروسز، خاص طور پر انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس نے ملک کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔اب جبکہ ملک ترقی کی ایک اعلیٰ سطح پر داخل ہو چکا ہے، افسران سے توقعات بھی زیادہ بڑھ گئی ہیں۔محترمہ مرمو نے کہا کہ اخلاقیات اور گڈ گورننس ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ افسران کو ایماندار اور اخلاقی ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی، انہیں نتائج بھی دینے ہوں گے۔صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ فیصلہ کرنے سے بچنا اخلاقیات نہیں کہلاتا بلکہ مفادِ عامہ اور قائم شدہ نظام کے مطابق صحیح فیصلہ کرنا ہی حقیقی اخلاقیات کا نچوڑ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح انصاف ملنے میں تاخیر کو انصاف سے محرومی مانا جاتا ہے، اسی طرح انتظامی فیصلے میں تاخیر بھی لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔محترمہ مرمو نے کہا کہ جمہوریت کا مقصد عوام کی امنگوں کو پورا کرنا ہے۔انہوں نے کہا،”یہ امنگیں ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں۔اس لیے افسران کا یہ فرض ہے کہ وہ مفادِ عامہ میں ان نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو ترجیح دیں۔” صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ نوجوان افسران کو مختلف شعبوں میں کام کرنے کا منفرد موقع حاصل ہوگا۔کئی مواقع پر انہیں کچھ خاص شعبوں کے ماہرین کی ٹیموں کی قیادت بھی کرنی پڑے گی، اس لیے ان کے سیکھنے کا دائرہ اور رفتار دونوں انتہائی وسیع اور تیز ہونے چاہئیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مختلف شعبوں اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی ان کی صلاحیت غیر معمولی ہونی چاہیے۔صدرِ جمہوریہ نے کہا،”افسرا کی غیر جانبداری ان کی انصاف پسندی کی علامت ہوگی۔ ان کی حساسیت شمولیت کے تئیں ان کے عزم کا پیمانہ ہوگی۔ان کی ساکھ شفافیت اور مسلسل بہترین کارکردگی پر مبنی ہوگی۔ان کا ذاتی اور پیشہ ورانہ طرزِ عمل ان کی سچائی اور دیانت داری کو واضح کرے گا، جو انہیں مفادِ عامہ میں فیصلہ کن اقدامات کرنے کا اخلاقی حوصلہ فراہم کرے گا۔” انہوں نے کہا کہ افسران کو ہمدردی اور عقلیت پسندی کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔ انہیں حساس ہونا چاہیے، لیکن جذباتی نہیں۔ انہیں اصولوں پر عمل کرنا چاہیے، لیکن وسیع تر مقاصد کو بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیے۔صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ صرف بہتی دھار کے ساتھ بہتے چلے جانے کے لیے کسی خاص کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وکست بھارت کے ہدف کو حاصل کرنے اور معاشرے کو ترقی کے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچانے کے لیے افسران کو کئی بار حالات کے برعکس جا کر بھی آگے بڑھنا ہوگا۔ انہوں نے افسران کو مشورہ دیا کہ وہ چاہے فیلڈ میں کام کر رہے ہوں یا دفتر میں، ہندوستان کے عوام، خاص طور پر معاشرے کے محروم طبقات کو اپنے خیالات اور کاموں کے مرکز میں رکھیں۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ وہ ایک ترقی یافتہ اور جامع ہندوستان کی تعمیر میں انمول تعاون دیں گے۔

زیمبیا کے ادویات کے نظام کو ڈیجیٹل بنانے کے لیے انڈیا اور زیمبیا یو این ڈی پی کا اشتراک

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) زیمبیا میں ادویات اور طبی سامان کی فراہمی کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے زیمبیا اور بھارت کے دفاتر نے مشترکہ طور پر ایک اہم تکنیکی مشن کا آغاز کیا ہے۔اس اقدام کا مقصد زیمبیا کے میڈیسن سپلائی چین کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے زیادہ شفاف، موثر اور جوابدہ بنانا ہے۔پانچ روزہ مشن 18 سے 22 مئی 2026 تک لوساکا میں جاری ہے، جس میں زیمبیا اور بھارت کے ماہرین جنوبی-جنوبی تعاون کے فریم ورک کے تحت مل کر کام کر رہے ہیں۔ اس منصوبے میں زیمبیا کی وزارتِ صحت بھی شامل ہیں۔

این سی ایس سی نے پنجاب کی مردم شماری کے تنازع پر سخت نظریہ اپنایا، توہین آمیز الفاظ کے استعمال پر رپورٹ طلب

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی)۔ نیشنل کمیشن فار شیڈیولڈ کاسٹ (این سی ایس سی) نے منگل کو پنجاب میں مردم شماری کے عمل کے دوران درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں قابل اعتراض اور تضحیک آمیز الفاظ کے استعمال سے متعلق شکایت کا سنجیدگی سے نوٹس لیا۔قومی صفائی ملازمین کمیشن کے وائس چیئرمین ہردیپ سنگھ گل نے یہ شکایت این سی ایس سی کے چیئرمین کشور مکوانہ کو پیش کی تھی۔ شکایت کے مطابق مردم شماری کے عمل کے دوران والمیکی برادری کے حوالے سے توہین آمیز زبان کے استعمال سے کمیونٹی کے افراد میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے کمیشن نے فوری ایکشن لیا اور متعلقہ محکموں کو نوٹس جاری کیا۔ این سی ایس سی نے مردم شماری آپریشنز ڈائریکٹوریٹ، پنجاب کے ڈائریکٹر اور سماجی انصاف، بااختیار بنانے اور اقلیتوں کے محکمے، حکومت پنجاب کے پرنسپل سیکرٹری کو 15 دنوں کے اندر ایکشن ٹیکن رپورٹ " پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ چیئرمین کشور مکوانہ نے کہا کہ درج فہرست ذاتوں کی عزت، حقوق اور وقار کا تحفظ کمیشن کی اولین ترجیح ہے۔انہوں نے کہا کہ کمیشن متعلقہ حکام کی طرف سے پیش کی گئی رپورٹ اور اس معاملے میں اٹھائے گئے اقدامات کی بنیاد پر مزید ضروری کارروائی کرے گا۔ مارچ کے شروع میں، این سی ایس سی نے چنڈی گڑھ میں سینئر سرکاری افسران کے ساتھ دو روزہ جائزہ اجلاس کے بعد پنجاب میں درج فہرست ذاتوں کے لیے فلاحی اسکیموں کے نفاذ کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا تھا۔مکوانہ نے اس وقت کہا تھا کہ پنجاب میں درج فہرست ذاتوں کی صورتحال کو ”فوری اصلاحی اقدامات " کی ضرورت ہے۔کمیشن نے اسکالرشپ کی تقسیم میں بے ضابطگیاں، مرکزی فلاحی اسکیموں پر عمل درآمد نہ ہونا، ایس سی طلباء میں اسکول چھوڑنے کی بڑھتی ہوئی شرح، اور مظالم کی روک تھام کے طریقہ کار میں خامیاں سمیت کئی مسائل کو اجاگر کیا۔ کمیشن نے ایس سی/ایس ٹی (پریوینشن آف ایٹروسیٹیز) ایکٹ کے تحت دائر مقدمات کے نمٹانے میں کوتاہیوں کی بھی نشاندہی کی۔ این سی ایس سی کے مطابق، بہت سی شکایات کو پولیس اسٹیشنوں نے ایف آئی آر درج کیے بغیر خارج کر دیا تھا۔

امریکی سینیٹ میں ٹرمپ کے فوجی اختیارات محدود کرنے کی تجویز منظور

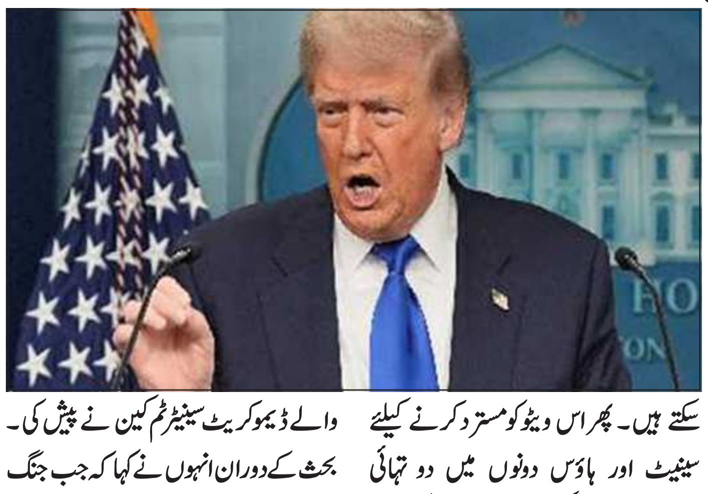

واشنگٹن، 20 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے فوجی اختیارات محدود کرنے سے متعلق ایک تجویز امریکی سینیٹ میں منظور کر لی گئی ہے۔ ووٹنگ کے دوران چار ریپبلکن سینیٹروں نے بھی اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹس کا ساتھ دیا، جبکہ تین ریپبلکن سینیٹر ووٹنگ میں شامل نہیں ہوئے یہ تجویز 47 کے مقابلے 50 ووٹوں سے منظور ہوئی، تاہم قانون بننے کیلئے اسے ابھی مزید مراحل سے گزرنا ہوگا۔اگر یہ تجویز قانون کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو ٹرمپ انتظامیہ کو ایران کے خلاف جنگ جاری رکھنے کیلئے کانگریس سے منظوری لینا لازمی ہوگا۔ابھی اس معاملے پر سینیٹ میں حتمی ووٹنگ باقی ہے۔ اس کے بعد اسے ریپبلکن اکثریت والے ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز سے بھی منظوری درکار ہوگی۔ تاہم اس کے بعد بھی ڈونالڈ ٹرمپ اس کے خلاف ویٹو استعمال کر سکتے ہیں۔ پھر اس ویٹو کو مسترد کرنے کیلئے سینیٹ اور ہاؤس دونوں میں دو تہائی اکثریت درکار ہوگی، جسے فی الحال مشکل سمجھا جا رہا ہے۔اس ووٹنگ کو اپوزیشن کیلئے بڑی کامیابی مانا جا رہا ہے، کیونکہ اپوزیشن مسلسل یہ مؤقف اختیار کر رہی تھی کہ امریکہ میں جنگ شروع کرنے یا فوج بھیجنے کا اختیار صدر نہیں بلکہ پارلیمنٹ کے پاس ہونا چاہیے۔ امریکی آئین میں بھی یہی نظام موجود ہے۔ یہ تجویز ریاست ورجینیا سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹ سینیٹر ٹم کین نے پیش کی۔ بحث کے دوران انہوں نے کہا کہ جب جنگ بندی کی بات ہو رہی ہے تو ڈونالڈ ٹرمپ کو پارلیمنٹ کے سامنے آ کر اپنی حکمت عملی واضح کرنی چاہیے۔ٹم کین نے کہا کہ جنگ شروع کرنے کا اختیار صرف صدر کے پاس نہیں بلکہ پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکی سلامتی کے تحفظ کیلئے اپنے آئینی اختیارات کے تحت کارروائی کی ہے۔

بی جے ڈی سربراہ نوین پٹنائک نے اڈیشہ میں امن وامان پر سوال اٹھائے ہیں

بھونیشور، 20 مئی (پی ایس آئی) بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے صدر اور اڈیشہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نوین پٹنائک نے منگل کو برہما پور میں ایک نوجوان اور اس کی خاتون دوست پر وحشیانہ حملے کے بعد امن و امان کی صورتحال پر ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ”ایکس" پر پوسٹ کرتے ہوئے پٹنائک نے الزام لگایا کہ اڈیشہ انتشار کے خوفناک دور کا سامنا کر رہا ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں بی جے پی کی حکمرانی کے بجائے یہاں ”گنڈہ راج“ (لاقانونیت) دکھائی دیتی ہے۔ پٹنائک نے برہما پور میں نوجوان مرد اور عورت پر وحشیانہ حملے کو، جس میں انہیں مبینہ طور پر مارا پیٹا گیا، کو مکمل طور پر غیر انسانی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اڈیشہ کے لوگ اس حملے سے خوفزدہ اور شدید پریشان ہیں۔ ریاستی حکومت پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی حکومت نے اڈیشہ کو مجرموں کے حوالے کر دیا ہے۔ مجرم بغیر کسی خوف کے سفاکانہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ کہاں ہے پولیس انتظامیہ؟ کہاں ہے قانون کی حکمرانی؟ حکومت کب تک تقریبات اور تہواروں میں ڈوبی رہ کر عام لوگوں کی حفاظت کو خطرے میں ڈالے گی؟ بی جے ڈی سربراہ نے یہ بھی سوال کیا۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کو ’میلوڈی‘ ٹافی تحفے میں دی

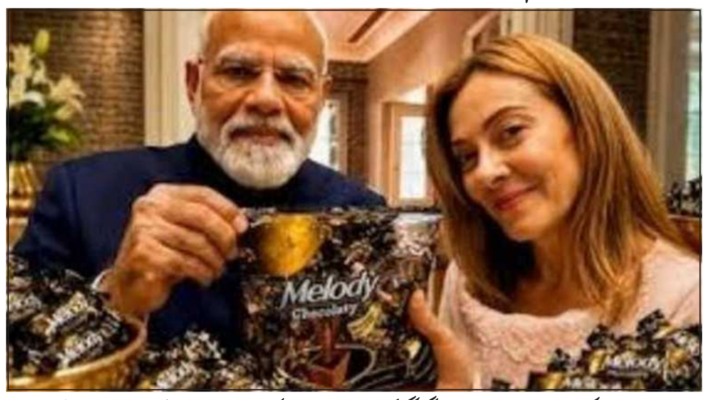

روم، 19 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کو میلوڈی ٹافی تحفہ میں دی اٹلی کی وزیر اعظم میلونی نے اس ویڈیو کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کرتے ہوئے لکھا، ”وزیر اعظم مودی میرے لیے تحفے میں بہت ہی اچھی ٹافی لائے ہیں میلوڈی اس تحفے کیلئے شکریہ“ وزیر اعظم نریندر مودی اپنے پانچ ممالک کے دورے کے آخری مرحلے میں منگل کے روز اٹلی پہنچے۔ وہاں پی ایم جارجیا میلونی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔دونوں رہنماؤں نے روم کی سڑکوں پر ایک ہی کار میں سفر کیا اور تقریباً 2000 سال پرانے تاریخی کولوزیم کا دورہ بھی کیا۔اس سے قبل، دونوں رہنماؤں نے ایک ساتھ ڈنر کیا اور کئی اہم امور پر غیر رسمی گفتگو بھی کی۔ اٹلی کی وزیر اعظم میلونی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ سیلفی شیئر کرتے ہوئے لکھا،”ویلکم مائی فرینڈ۔“ دونوں رہنماؤں کی یہ تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل بھی ہو رہی ہیں۔وزیر اعظم مودی نے ایکس پر ملاقات کی تصویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ آج ہونے والی رسمی گفتگو میں ہندوستان-اٹلی دوستی کو مزید مستحکم کرنے پر تبادلۂ خیال جاری رہے گا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، جدید ٹیکنالوجی اور عالمی امور پر گفتگو ہونے کا امکان ہے۔

برکس نے عالمی بحرانوں کے باوجود اپنی اہمیت برقرار رکھی

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) برکس (برازیل، روس، بھارت، چین، جنوبی افریقہ، اور نئے رکن ممالک) نے عالمی سیاسی و اقتصادی بحرانوں، مغربی پابندیوں اور جغرافیائی کشیدگی کے باوجود اپنی اہمیت برقرار رکھی ہے، تاہم ماہرین کے مطابق اس اتحاد کو موثر عالمی قوت بننے کے لیے اب بھی کئی بنیادی چیلنجز سے نمٹنا ہوگا۔حالیہ برسوں میں برکس نے نمایاں توسیع کرتے ہوئے مصر، ایتھوپیا، ایران، متحدہ عرب امارات اور دیگر ممالک کو شامل کیا ہے، جس کے بعد یہ اتحاد عالمی ابادی، توانائی وسائل اور اقتصادی پیداوار کے ایک بڑے حصے کی نمائندگی کرنے لگا ہے۔اس توسیع نے اسے عالمی جنوب کی اواز کے طور پر مزید تقویت دی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ برکس نے عالمی مالیاتی نظام میں اصلاحات، ترقی پذیر ممالک کے لیے زیادہ نمائندگی، مقامی کرنسیوں میں تجارت اور مغربی اداروں پر انحصار کم کرنے جیسے اہم موضوعات کو عالمی ایجنڈے پر لانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بھارت نے اس اتحاد میں ایک متوازن اور تعمیری کردار ادا کیا ہے۔نئی دہلی برکس کو ایک ایسے پلیٹ فارم کے طور پر دیکھتا ہے جہاں ترقی پذیر ممالک اپنی اقتصادی ترجیحات، توانائی تحفظ، ٹیکنالوجی تعاون اور کثیر قطبی عالمی نظام کے تصور کو اگے بڑھا سکتے ہیں۔

کرائم برانچ نے رندیپ سنگھ سرجے والا کو 23 مئی کو پیش ہونے کے لیے سمن جاری کیا ہے

گوہاٹی، 20 مئی (پی ایس آئی) آسام پولیس نے بتایا کہ کانگریس لیڈر اور اے آئی سی سی کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا کو 23 مئی کو کرائم برانچ کے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہے جس میں آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کی اہلیہ رنیکی بھویان سرما کے مبینہ پاسپورٹ تنازعہ کے معاملے میں آسام پولیس نے کہا۔ ذرائع کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران کانگریس لیڈر پون کھیرا نے مبینہ طور پر سرجے والا کا نام لیا۔ جس کے بعد تفتیشی ایجنسیوں نے کیس کی مزید گہرائی میں جانا شروع کر دیا ہے۔ وہ اس بات کی بھی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا گورو گوگوئی اور رندیپ سنگھ سرجے والا مبینہ طور پر تنازعہ سے متعلق کسی بڑی سازش کی منصوبہ بندی میں ملوث تھے۔

دوبارہ حملہ ہوا تو جنگ خطے سے باہر تک پھیل جائے گی؛ ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی سخت وارننگ

تہران، 20 مئی (یو این آئی) ایرانی پاسدارانِ انقلاب گارڈز (آئی آر جی سی) نے امریکہ اور اسرائیل کی ممکنہ عسکری کارروائیوں کے خلاف سخت ترین وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایران پر دوبارہ کسی بھی قسم کا حملہ ہوا تو یہ جاری جنگ صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ خطے سے باہر دور تک پھیل جائے گی۔ ایرانی عسکری قیادت کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں عارضی جنگ بندی کے باوجود شدید تناؤ کا ماحول ہے اور ایران نے اپنی دفاعی پوزیشن کو مزید مضبوط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب، چین میں تعینات ایرانی سفیر عبدالرضا رحمانی فضلی نے تہران اور امریکہ کے مابین جاری سفارتی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ کے تعلقات ایک انتہائی پیچیدہ اور حساس معاملہ ہیں، لیکن اس کے باوجود چین نے اسلام آباد (پاکستان) کی جانب سے شروع کیے گئے ثالثی عمل میں ایک انتہائی اہم اور کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ایرانی سفیر کا کہنا تھا کہ بیجنگ عام طور پر تبھی کسی بین الاقوامی ثالثی عمل کا حصہ بننا پسند کرتا ہے جب اسے پسِ پردہ کسی مثبت اور پائیدار نتیجے کی قوی امید ہو۔ایرانی سفیر عبدالرضا رحمانی فضلی نے مزید واضح کیا کہ موجودہ نازک سفارتی و ثالثی عمل دراصل ایران، پاکستان اور چین کے مابین بہترین تزویراتی تعاون اور مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس سہ فریقی تعاون کے ذریعے خطے کو کسی بڑی تباہی سے بچانے اور پائیدار امن کے قیام کے لیے مثبت پیش رفت ممکن ہو سکے گی، تاہم تہران کسی بھی جارحیت کی صورت میں اپنے دفاع کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا جولائی میں نیوزی لینڈ کے تاریخی دورے کا امکان

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی کے رواں سال نیوزی لینڈ کے پہلے سرکاری دورے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ نیوزی لینڈ کے حکام کے مطابق یہ دورہ ممکنہ طور پر جولائی میں ہو سکتا ہے اور اسے دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ نیوزی لینڈ کے نائب وزیر اعظم ڈیوڈ سیمور نے کہا ہے کہ وزیر اعظم مودی کے دورے سے متعلق باضابطہ اعلان جلد متوقع ہے۔ اگر یہ دورہ طے پاتا ہے تو یہ کسی بھی بھارتی وزیر اعظم کا نیوزی لینڈ کا پہلا سرکاری دورہ ہوگا۔ اس متوقع دورے کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ حال ہی میں بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ایک تاریخی ازاد تجارتی معاہدہ طے پایا ہے۔

ہندوستان کو سرمایہ کاری کے شراکت دار کے طور پر دیکھیں، نہ کہ صرف ایک مارکیٹ۔جتن پرساد

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) منگل کو تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے کہا کہ ہندوستان کو محض مصنوعات کی فروخت کے لیے ایک بازار کے طور پر نہیں بلکہ ایک طویل مدتی سرمایہ کاری کے شراکت دار کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، جس میں غیر ملکی کمپنیوں کو ملک کی ترقی کی کہانی میں ہندوستانی کاروبار کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب دی جائے۔انڈسٹری باڈی ایسوچیمکے انڈیا بزنس ریفارمز سمٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ہندوستان کی اقتصادی تبدیلی اب نہ صرف میٹرو پولیٹن شہروں بلکہ چھوٹے قصبوں اور دیہی علاقوں میں بھی چل رہی ہے، جس سے کاروباروں اور سرمایہ کاروں کے لیے ایک بڑی گھریلو مارکیٹ پیدا ہو رہی ہے۔

کیرلم کے وزیر اعلیٰ ستیسن نے اپنے پاس رکھے 35 محکمے، وزارت داخلہ کی ذمہ داری چینیتھالا کے سپرد

کیرلم کی کانگریس قیادت والی یو ڈی ایف حکومت نے نئی کابینہ میں محکموں کی تقسیم کا اعلان کر دیا ہے۔ کیرلم لوک بھون کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے مالیات، قانون، عمومی انتظامیہ اور بندرگاہوں سمیت 35 محکمے اپنے پاس رکھے ہیں۔ اہم فیصلوں اور پالیسی سازی سے متعلق کئی کلیدی محکمے خود وزیر اعلیٰ سنبھالیں گے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کے بیشتر اہم اختیارات وزیر اعلیٰ دفتر کے پاس ہی رہیں گے۔کانگریس کے سینئر لیڈر رمیش چینیتھالا کو وزارتِ داخلہ اور ویجیلنس محکمہ سونپا گیا ہے۔ ویجیلنس ایسا محکمہ ہوتا ہے جو بدعنوانی پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ مزید 3 محکموں کے امور بھی سنبھالیں گے۔ آئی یو ایم ایل لیڈر پی کے کنہالی کٹی صنعت اور کاروبار سے متعلق 7 محکموں کی ذمہ داری سنبھالیں گے، جن میں صنعت، آئی ٹی اور ٹیکسٹائل کی وزارتیں شامل ہیں۔ کیرلم کانگریس کے صدر سنی جوزف کو بجلی اور ماحولیات کی وزارتیں سونپی گئی ہیں۔ دی گئی جانکاری کے مطابق مرلی دھرن کو صحت اور دیواسم (مندروں اور مذہبی مقامات کی نگرانی کرنے والا محکمہ) کا وزیر بنایا گیا ہے۔ کیرلم حکومت میں روزی ایم جان اعلیٰ تعلیم کا محکمہ سنبھالیں گی، جبکہ اے پی انل کمار کو زمین اور محصولات کا محکمہ دیا گیا ہے۔ شمس الدین کو کیرلم کا نیا وزیر برائے عمومی تعلیم مقرر کیا گیا ہے۔ اس درمیان کیرلم کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے بدھ کے روز اپنے ایک بیان میں کہا کہ کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) کے سیکولر موقف پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یو ڈی ایف فرقہ پرستی کی سخت مخالفت کرتا رہے گا۔ کابینہ اجلاس کے بعد وزیر اعلیٰ ستیسن نے کہا کہ ان کے اور یو ڈی ایف کے اختیار کردہ سیکولر موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”یہ ایک نہایت مضبوط سیکولر موقف ہے۔ جو بھی فرقہ پرستی کی زبان بولے گا، اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔

اداریہ

'نیٹ' کا امتحان بھی 'جے ای ای' کی طرز پر کئی شفٹوں میں لیا جانا چاہئے

دنیا کا تعلیمی نظام مسدّس نُما ہے: طلبہ، اساتذہ، والدین، انتظامیہ، معاشرہ اور حکومت۔ ہمارے ملک کو چھوڑ کر دیگر تمام ممالک میں آخری عنصر حکومت کے بجائے تِھنک ٹینک یعنی اہل فکر، ماہرین یا فکر ساز کا برین پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ ہمارے یہاں اُس کی جگہ سیاستدانوں نے لے رکھی ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ ہمارے یہاں سیاست دانوں کی اکثریت تعلیم سے نابلد ہے۔ اُن کے پاس کوئی ویژن، کوئی منصوبہ اور کوئی فکر نہیں ہے۔ اسی بناء پر آج تعلیمی مسدّس کے سارے عناصر کو حکومت کا عنصر دیمک کی طرح کھائے جا رہا ہے۔ سارے مفکرین اور دانشوران کوئی پالیسی طے کرتے ہیں اور حکومت کا عنصر اُس کو یک لخت ویٹو کر دیتا ہے اور اس طرح وہ پالیسی کبھی وجود ہی میں نہیں آ پاتی۔ دراصل دنیا بھر میں ہر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملک میں تعلیمی پالیسی ہمیشہ طالب علم پر مرکوز ہوتی ہے۔ ہمارا ملک غالباً واحد ملک ہے جہاں طالب علم کو مرکزیت حاصل نہیں۔ وجہ؟ ہمارے اَن پڑھ سیاست داں ہیں جن کی نظر میں طلبہ کی بڑی اکثریت نہیں ہے کیونکہ ان کی عمر ۱۸/ سال سے کم ہے، یعنی اُنہیں ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں، اسلئے طلبہ کو خوش کر کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ایسے میں وہ 'والدین کو خوش کرو' کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، جیسے (الف) آٹھویں تک کوئی امتحان نہیں (والدین کی ایک بڑی تعداد خوش ہے کہ اس کے بچّے آٹھویں جماعت تک فیل ہی نہیں ہوں گے) (ب) اسکول میں بچّوں کو ہلکی پھلکی ڈانٹ ڈپٹ بھی نہ کریں (والدین خوش ہیں کہ تعلیمی نظام سے اساتذہ کا دبدبہ ختم ہو رہا ہے) (ج) پروفیشنل کورسیز کیلئے طلبہ کو ۲۵/ فیصد تک اسکالرشپ دی جائے گی (۵۰/ فیصد سے زائد فیس بڑھا کر یہ فیصلہ کیا گیا)۔ تعلیمی محاذ کے اسی اندھیارے میں ہماری حکومت نے سارے مقابلہ جاتی امتحانات کے انعقاد کی بھی ذمہ داری لی ہے اور برسوں سے ان سارے امتحانات میں ہر قسم کی بدعنوانی اور دھاندلی ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سارے معاملات دانستہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ حکمراں پارٹی کے ورکرس یونیورسٹیوں میں چانسلر اور وائس چانسلر مقرر ہو رہے ہیں (ب) پارٹی کے ورکرس ہی 'ماہرین تعلیم' بن کر بیرون ملک جا کر تعلیمی پالیسی کے انعقاد کیلئے اسٹڈی گروپ کی قیادت کر رہے ہیں (ج) سِول سروسیز کے امتحان کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے لیٹرل انٹری کا چور دروازہ استعمال ہو رہا ہے جس سے چور اُچکوں کا بھی تقرر کیا جا سکے۔ اب رہا سوال موجودہ زمانے کے تین چار اہم امتحانات کا جن سے بچّوں کے کریئر کا فیصلہ ہوتا ہے۔ لاکھوں طلبہ ان امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ برسہا برس سے والدین ان امتحانات کی تیاری کیلئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں اور حکومت ان امتحانات کے انعقاد میں کچھ ایسی غیر ذمہ داری اور لاپروائی برتتی ہے کہ ان امتحانات میں شریک ہوئے طلبہ کی ۱۰/ فیصد تعداد کامیاب ہوتی ہے اور ۹۰/ فیصد صرف ذہنی مریض۔ اس سال بھی میڈیکل امتحان نیٹ کا پرچہ لیک ہو گیا۔ اب اس تعلق سے تمام حقائق کا جائزہ لیجئے: (۱) ہر سال ہر بڑے امتحان کا پرچہ لیک یا ظاہر ہو جاتا ہے۔ جب وہ بڑے پیمانے پر ہو جاتا ہے، تب اُس کا واویلا مچ جاتا ہے ورنہ ساری دھاندلی بڑی راز داری سے ہوتی ہے۔ (۲) اس سال پرچہ لیک ہونے کی بنا پر حکومت کا فوراً حرکت میں آنے کی وجہ کیا ہوگی؟ حکومت کی دیانت داری؟ جی نہیں، حکومتِ وقت کی اب تک کی کارکردگی دیکھ کر ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ حکومت کے ذمہ دار اسلئے تلملائے کہ (الف) اُن کا حصہ کہاں ہے؟ اس انتہائی اہم امتحان کا پرچہ لیک ہونے کا پورا کرپشن کم و بیش ایک ہزار کروڑ روپے کا ہے۔ اس میں حکومت کے کارندوں کا حصہ کدھر ہے؟ انہیں کچھ حاصل نہیں ہوا، ایسا کیسے چلے گا؟ (ب) دوم یہ کہ حکومت کے ذمہ داران اس لئے بپھرے ہوئے ہیں کہ ہر سال کی طرح یہ پیپر لیک کا کاروبار خاموشی سے کیوں نہیں کر سکتے؟ جی ہاں الیکٹورل بانڈ اور پی ایم کیئر فنڈ جیسے بڑے بڑے گھپلوں والی اس حکومت کیلئے یہ سب بدعنوانیاں بائیں ہاتھ کا کھیل ہے؟ (۳) نیٹ، جے ای ای وغیرہ کے امتحانات کے ذریعے طلبہ کو مسلسل ذہنی اضطراب میں مبتلا رکھنا سیاست دانوں کا محبوب مشغلہ ہے۔ اسلئے ہر سال لاکھوں طلبہ اور اُن کے والدین کو شدید ذہنی تناؤ کا شکار بنانے کے اربابِ حکومت نت نئے ہتھکنڈے اپناتے رہتے ہیں، مثلاً (الف) کبھی وہ ذمہ داران اعلان کرتے ہیں کہ نیٹ/ جے ای ای کے لیے این سی آر ٹی کا نصاب ہوگا اور عین امتحان کے وقت اعلان کر کے سب کو چونکا دیتے ہیں کہ گیارہویں/ بارہویں ریاستی بورڈ کا نصاب بھی شامل ہوگا۔ کچھ روز بعد اپنا یہ حکم نامہ واپس لیتے ہیں (ب) سب سے بڑا غضب ڈھاتے ہیں ان امتحانات کو مرتّب کرنے والے، ہم بارہا کہتے آئے ہیں کہ ان کی برین میپنگ ہونی چاہیے کہ کون لوگ ہیں اور کہاں سے آتے ہیں، کیا اُن کے لاشعور میں اُن کی ناکامیاں پوشیدہ ہیں جن کی بناء پر وہ اس درجہ شدّت پسند بن گئے ہیں کہ وہ اس امتحان میں کسی کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے (ج) اُن امتحانات میں سب سے بڑا غضب وہ ڈھاتے ہیں کہ غلط سوالات مرتّب کرتے ہیں۔ اُن کو حل کرنے میں طلبہ اچھا خاصا وقت (صَرف نہیں بلکہ) ضائع کرتے ہیں۔ ۱۰۔۱۵/ سوالات کا وقت ایک غلط سوال کیلئے گنوانے کے بعد وہ کچھ سنبھلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بڑی ذہنی کوفت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ذمہ داران ہنستے کِھلکِھلاتے اعلان کرتے ہیں کہ غلط سوال پر ہر کسی کو پورے نمبر دیئے جائیں گے مگر اُن کو حل کرنے میں ۱۰۔۱۵/ سوالات چھوٹ گئے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ (د) معروضی سوالات کا عالمی پیمانے پر دستور یہ ہے کہ وہ سوال ایک سے دو سطروں پر مشتمل ہوں مگر یہ ذمہ داران جان بوجھ کر طویل سوالات مرتّب کرتے ہیں جن کے ہر سوال کو پڑھنے میں ایک منٹ، سمجھنے میں دوسرا منٹ، حل کرنے کیلئے تیسرا منٹ اور منفی مارکنگ کے ڈر سے حل کروں یا نہیں طے کرنے میں مزید ایک منٹ اور ان معروضی سوالات پر مشتمل امتحان میں ہر سوال کے لئے زیادہ سے زیادہ ۳۰/ سکینڈ ہی رہتے ہیں۔ اس معاملے میں ایک افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ بائیولوجی میں چیلنجنگ سوال مرتّب کرنے کے اہل نہیں ہیں، اسلئے اس قسم کے ہتھکنڈے اپناتے ہیں۔ (۴) اس مرتبہ نیٹ کا امتحان دوبارہ ہوگا۔ پھر کیا ہوگا؟ اب پرچہ مشکل بنانے کی بھی کوشش ہوگی تاکہ پرچہ لیک کرنے کی خبر کو چھپا نہ پانے والوں سے بدلہ لیا جا سکے۔ پرچہ دوبارہ لیک نہ ہو، اس کے لئے کسی احتیاط کی خبر نہیں پڑھی۔ ملک بھر میں ایک دن پہلے پرچہ بھیجا جائے گا۔ کوچنگ کلاسز مافیا منتظر ہے کہ پرچہ کب اور کہاں پہنچ رہا ہے، اُس پر اے آئی سے بھی نظر رکھی جائے۔ علاج تو اس کا یہ تھا کہ کئی پرچے مرتّب ہوں اور جے ای ای کی طرز پر کئی قسطوں میں امتحان لیا جائے۔ پھر رُکاوٹ کیا ہے؟ اوّل تو یہ ہو سکتی ہے کہ کئی کئی پرچے مرتّب کرنے والے ماہرین ان کے پاس نہیں ہیں جو نیٹ کے کئی کئی متوازن پرچے مرتّب کر سکیں یا پھر حکومت کی نیّت ہی نہیں ہے کہ یہ امتحان ایمان داری سے منعقد ہو یا پھر یہ کہ ذمہ داران یہ خواہش رکھتے ہیں کہ یہ امتحان مکمل طور پر بدعنوانی اور کرپشن کا شکار رہے اور اُنھیں حصہ برابر کا ملتا رہے۔

مودی کی سات نکاتی اپیل یا حسن بانو کے سات سوالات؟

شوکت علی خان یوسف زئی

سخاوت' فیاضی اور جرأت و دلیری کے تعلق سے حاتم طائی کا نام ہم سب نے سن رکھا ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو حاتم طائی کی کہانیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ کوئی 60 سال پہلے ایک کتاب پڑھی تھی ''قصہ حاتم طائی'' جو آرائشِ محفل کے نام سے چھپی تھی۔ اس کتاب میں ایک باب شہزادی حسن بانو اور اس کے سات سوالوں کے بارے میں ہے۔ یہ شہزادی بے حد خوبصورت تھی، لیکن اس نے شادی کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جو جیالا اس کے سات سوالوں کے جواب لا کر دے گا وہ اسی سے شادی کرے گی۔ ایک شہزادہ منیر شامی اس کے عشق میں گرفتار ہو جاتا ہے اور روتا تڑپتا رہتا ہے۔ حاتم طائی کو اس پر رحم آتا ہے اور وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اس کے سات سوالوں کے جواب ڈھونڈنے نکل پڑتا ہے۔ مئی 2026ء میں لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے فوراً بعد، وزیر اعظم نریندر مودی نے حیدرآباد کے دورے میں ہندوستانی عوام بالخصوص متوسط طبقے پر ایک "معاشی بم شیل" گرا دیا۔ عالمی سطح پر امریکہ اور ایران کے تنازع کی وجہ سے خام تیل کی قیمتیں 126 ڈالر فی بیرل تک پہنچ چکی ہیں اور ملک کا درآمدی بل 775 ارب ڈالر کے ہولناک ہندسے کو چھو رہا ہے۔ اس سنگین صورتحال سے نمٹنے کے لیے وزیر اعظم نے قوم کے سامنے ایک سات نکاتی "کفایت شعاری کی اپیل" رکھی ہے۔ اس کو ایک نیا اور پرفریب نام دیا گیا ہے یعنی 'معاشی حب الوطنی' ان کی اپیل میں سونا نہ خریدنا، پٹرول بچانا، خوردنی تیل کا استعمال کم کرنا، 50 فیصد کم کیمیائی کھاد استعمال کرنا، سودیشی مصنوعات اپنانا، پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال، بیرونی دورے نہ کرنا اور ورک فرام ہوم (WFH) شامل ہیں۔ دلچسپ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ سات معاشی شرطیں برصغیر کی کلاسیکی داستان "قصہ حاتم طائی" کی اس جادوئی آزمائش سے مشابہت رکھتی ہیں، جہاں شہزادی حسن بانو نے شادی کے لیے سات ناممکن سوالات اور مہمات کی شرط رکھی تھی، اور سخی حاتم طائی نے اپنی جان جوکھم میں ڈال کر انہیں پورا کیا تھا۔ آج مودی حکومت کی یہ اپیلیں معاشی حقیقتوں سے دور ایک سیاسی طلسم محسوس ہوتی ہیں۔ یہاں شہزادی حسن بانو کو ہم حکومت سمجھ لیں گے، حکومت کی اپیل تو سات سوال ہی ہیں۔ شہزادہ منیر شامی کون ہے؟ یہ وہی طبقہ ہے جو بعد میں اقتدار اور مال و دولت کے مزے لوٹ رہا ہوگا اور حاتم طائی ملک کی غریب عوام ہے، جو اپنی جان جوکھم میں ڈال کر ان سات سوالوں کے جواب ڈھونڈنے میں اپنی عمریں تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں شرطیں "حسن بانو" یعنی حکومت کی اپیل ہیں، لیکن جان اور روزگار کی قربانی "حاتم طائی" یعنی عوام کو دینی پڑ رہی ہے۔ 1۔ سونے کی مارکیٹ پر ضرب: حامیوں کے ساتھ وفاداری کا صلہ؟ داستان میں حسن بانو کا ایک سوال مرغابی کے انڈے کے برابر نایاب موتی کا جوڑ تلاش کرنا تھا۔ آج مودی حکومت نے عوام کو ایک سال تک سونا نہ خریدنے کا مشورہ دے کر سونے کی مارکیٹ کو کریش کر دیا ہے۔ جیمز اینڈ جیولری کی صنعت ملک میں تقریباً ایک کروڑ سے زائد افراد کے روزگار کا ذریعہ ہے۔ اس اچانک فیصلے نے لاکھوں چولہے ٹھنڈے کر دیے ہیں۔ جیولرز اور تاجر تاریخی طور پر بی جے پی کا روایتی قلعہ اور سب سے مضبوط سیاسی حامی رہے ہیں۔ مبہم جوئی پر مبنی یہ فیصلہ ان حامیوں کے لیے معاشی تدبیر سے زیادہ "سزائے وفاداری" محسوس ہوتا ہے۔ 2۔ کسانوں پر کھاد کی کٹوتی: احتجاج کا انتقام یا دیہی تباہی؟ کیمیائی کھادوں کے استعمال میں 50 فیصد کٹوتی کا حکم ایک ایسا جوا ہے جس کا انجام سری لنکا کے 2022ء کے معاشی زوال جیسا ہو سکتا ہے۔ زرعی ماہرین کا کہنا ہے کہ کھاد کی اس اچانک کمی سے فصلوں کی پیداوار میں 10 سے 15 فیصد کمی ہو جائے گی۔ جہاں 80 کروڑ جنتا پہلے ہی مفت سرکاری راشن پر زندہ ہو، وہاں یہ کٹوتی ملک کو غذائی قلت اور کمر توڑ مہنگائی کے جہنم میں دھکیل دے گی۔ سیاسی انتقام کا شبہ: پنجاب، ہریانہ اور مغربی اتر پردیش کے کسانوں نے طویل احتجاج کے بعد حکومت کو تین زرعی قوانین واپس لینے پر مجبور کیا تھا۔ کسان تنظیموں کا ماننا ہے کہ کھاد پر یہ پابندی کوئی معاشی ضرورت نہیں، بلکہ حکومت کی طرف سے اپنی لاٹھی دوبارہ لہرانے اور احتجاج کا انتقام لینے کی ایک کوشش ہے۔ اس کا نتیجہ پنجاب میں ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کی شکل میں نکل رہا ہے۔ 3۔ پبلک ٹرانسپورٹ کا تضاد اور اشرافیہ کا استثنیٰ: پٹرول بچانے اور کار پولنگ یا عوامی سواریوں کے استعمال کا مشورہ ہندوستان کے ناقص شہری نظام کا مذاق اڑاتا ہے۔ چند بڑے میٹرو شہروں کے علاوہ ملک میں "آخری میل کی رسائی" (Last-mile connectivity) موجود ہی نہیں ہے۔ ایک عام ملازم روزانہ مختلف اوقات اور مختلف منزلوں کے لیے کار پولنگ کیسے کر سکتا ہے؟ اگر یہ اصول نافذ کرنا ہی ہے تو اس کا آغاز وزراء اور ارکانِ اسمبلی سے ہونا چاہیے جو اپنے مخصوص اور محفوظ سرکاری علاقوں سے بسوں کے ذریعے سفر کر کے سچی "معاشی حب الوطنی" کی مثال قائم کر سکتے ہیں۔ 4۔ غیر ملکی دورے، ڈیسٹینیشن ویڈنگز اور اشرافیہ کی عیاشی: داستانِ حاتم طائی میں ایک مہم "حمام بادگرد" یعنی گھومتے ہوئے طلسماتی حمام کا راز فاش کرنا تھی، جہاں لوگ عیاشی اور تجسس میں جاتے اور پھر غائب ہو جاتے یا پتھر کے ہو جاتے۔ وزیر اعظم کی اپیل میں امیروں کو غیر ملکی دوروں اور بیرونِ ملک شاہانہ شادیوں (DestinationWeddings) سے پرہیز کا مشورہ بھی اسی طلسماتی عیاشی کو روکنے کی ایک کوشش دکھائی دیتا ہے، تاکہ ملک کا قیمتی فارن ایکسچینج ڈالر باہر نہ جائے۔ لیکن یہاں بھی ایک گہرا تضاد چھپا ہوا ہے۔ ایک طرف ملک کا کھرب پتی طبقہ اور کارپوریٹ اشرافیہ اٹلی، دبئی اور تھائی لینڈ میں اربوں روپے اڑا کر شادیاں رچا رہا ہے، جس پر حکومت کوئی قانونی گرفت نہیں کرتی۔ دوسری طرف، اس اپیل کا اصل اخلاقی بوجھ گھما پھرا کر اسی متوسط طبقے پر ڈال دیا جاتا ہے جس کا کوئی خواب بیرونِ ملک تو کیا، اپنے پڑوسی شہر میں بھی اب پورا ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ 5۔ خوردنی تیل کا بحران اور کارپوریٹ اجارہ داری: عوام کو کم تیل کھانے کا مشورہ دراصل انتظامیہ کی اس ناکامی کا اعتراف ہے کہ وہ ملک کو بنیادی غذائی تحفظ فراہم نہیں کر سکی۔ ہندوستان اپنی ضرورت کا 60 فیصد خوردنی تیل درآمد کرتا ہے۔ اس درآمدی انحصار کی وجہ سے پام آئل اور مارجرین کی قیمتیں آسمان چھو رہی ہیں، جس سے بیکنگ، صابن اور اسنیکس کی مقامی صنعتیں متاثر ہو رہی ہیں۔ ناقدین کا الزام ہے کہ اس مصنوعی سست بازاری کا براہِ راست فائدہ صرف چند چیدہ چیدہ بڑے کارپوریٹ گھرانوں جیسے اڈانی گروپ کو پہنچے گا، جو پام آئل کے سب سے بڑے درآمد کنندہ ہیں اور جو قیمتوں کو اپنی مرضی سے کنٹرول کر سکیں گے۔ 6۔ "سودیشی" کا وہم اور کاپی پیسٹ معیشت: جوتوں، بیلٹوں اور بیگوں کے لیے "سودیشی" برانڈز اپنانے کا نعرہ ایک سطحی سوچ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان طویل عرصے سے ایک "کاپی پیسٹ نیشن" (Copy-Paste Nation) بن چکا ہے، جہاں ہم نے تعلیم، انجینئرنگ، ادویات اور آٹو موبائل میں صرف غیر ملکی ماڈلز کی نقل کی ہے۔ ہماری معیشت زیادہ تر غیر ملکی پرزوں کو صرف "اسمبل" کرتی ہے، ان کے چپس، پینلز اور بنیادی ٹیکنالوجی آج بھی غیر ملکی ہیں۔ مزید یہ کہ 80 کروڑ غریبوں کے لیے برانڈز کوئی "اسٹیٹس سمبل" نہیں بلکہ ایک خواب ہیں۔ غریب کو برانڈ نہیں، سستی اور سدا بہار بنیادی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے مغرب کا لائف اسٹائل تو کاپی کر لیا، لیکن اس لائف اسٹائل کو چلانے کے لیے وسائل (تیل اور ٹیکنالوجی) ہمارے اپنے نہیں ہیں۔ 7۔ ورک فرام ہوم: ملک کی آبادی کا کتنا حصہ ہے جو منظم شعبہ میں ایسی خدمات انجام دیتا ہے جو گھر پر بیٹھ کر بھی انجام دی جا سکتی ہیں۔ مزدور طبقہ' کاریگر اور ہنر مند افراد کا کام تو گھر کے باہر کارخانوں یا کام کی جگہوں پر ہی ہو سکتا ہے۔ البتہ اسکول اور کالج کے اساتذہ اور طلبہ یہ کام گھر پر بیٹھ کر کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر' نرس' ٹرانسپورٹ سے وابستہ افراد' کسان' مل ورکرز' حمال اور مزدور' تاجرین اور دکاندار' ان سب سے آپ گھر پر کیا کام لے سکتے ہیں؟ اس مشورہ میں کتنی دانشمندی ہے اس کو حاتم طائی نہیں سمجھ سکتا۔ 6۔ سماجی تانے بانے کی پامالی: الزام تراشی یا ڈھال: اس پورے بحران کا سب سے بھیانک اور تاریک پہلو یہ ہے کہ جب یہ سات ناممکن شرطیں معاشی طور پر ناکام ہوں گی، تو اس کا ملبہ کس پر گرے گا؟ یا اس کا ٹھیکرا کس کے سر پھوٹے گا؟ داستانِ حاتم طائی میں حسن بانو ناکام ہونے والوں کے سر قلم کر دیتی تھی۔ یہاں، جب "آتم نربھر" (خود انحصاری) کا نعرہ مہنگائی کو روکنے میں ناکام ہو جائے گا، تو سیاسی فائدے کے لیے ہندو مسلم خلیج کو ہوا دی جائے گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی معیشت ڈوبتی ہے، حکمران طبقہ اپنے ہاتھوں لائی ہوئی ناکامیوں اور تباہیوں کو چھپانے کے لیے اقلیتوں کو "قومی مفاد اور معاشی حب الوطنی کا دشمن" قرار دے کر قربانی کا بکرا بنا دیتا ہے۔ حیدرآباد جیسے شہروں میں جہاں مسلم کمیونٹی کا ایک حصہ شادیوں اور دعوتوں میں اسراف اور نمائش کا شکار ہے، ان کی یہ فضول خرچی متعصب عناصر کو مزید تنقید کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس نازک موڑ پر وقت کی اہم ضرورت ہے کہ مسلمان سنتِ نبوی کے مطابق سادگی اختیار کریں، اسراف سے بچیں اور فضول خرچی کا پیسہ اپنے غریب بھائیوں کی بقا، تعلیم اور روزگار پر لگائیں۔ حاصلِ کلام: وزیر اعظم مودی کی سات نکاتی اپیل ایک ایسا زیرو سم گیم (Zero-SumGame) ہے جہاں اگر متوسط طبقہ خریداری بند کر دے تو غریبوں کا روزگار چھن جائے گا۔

کیا چاکلیٹ سونے میں آپ کی مدد کر سکتی ہے؟

مشروم چاکلیٹ کے ایک برانڈ ایلس نے تین سال پہلے اپنی لانچ سے لے کر اب تک وسیع پیمانے پر مقبولیت حاصل کر لی ہے۔ اس کی اصل چاکلیٹ پروڈکٹ کا نام نائٹ کیپ ہے اور وہ اب امریکہ بھر کے دو ہزار سٹورز میں دستیاب ہے۔ اس میں شامل اجزا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اچھی نیند میں مدد کرتے ہیں۔ نائٹ کیپ ایلس مشرومز کی شریک بانی شارلٹ کروز اور لنڈسے گڈسٹین نے تیار کیا، اس میں مشروم اور کیمومائل شامل ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سکون آور ہیں۔ اس میں میگنیشیم اور زنک بھی شامل ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جسم میں میلاٹونن کی سطح کو بڑھاتے ہیں۔ میلاٹونن وہ قدرتی ہارمون ہے جو نیند لانے میں مدد کرتا ہے۔ اس پروڈکٹ میں تھیانین بھی شامل ہے۔ یہ ایک امینو ایسڈ ہے جو قدرتی طور پر سبز چائے میں پایا جاتا ہے۔ یہ جسم کو سکون دینے کے لیے جانا جاتا ہے اور نیند میں مدد دیتا ہے۔ نیو یارک شہر میں رہنے والی کروز کہتی ہیں: ہم نے نیند لانے والی چاکلیٹ کا فارمولا بنانے میں شاید سب سے زیادہ وقت لیا، کیوں کہ نیند ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، نیند نہ آنے کی لاکھوں مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ہم نے ہومیو پیتھک ڈاکٹروں، پی ایچ ڈی محققین، اور مصنوعات بنانے والے ماہرین کے ساتھ مل کر ایک ایسا پروڈکٹ تیار کیا جو نیند متاثر کی سبھی وجوہات سے نمٹتا ہے۔ ایسی مصنوعات کی مانگ بڑھ رہی ہے جو نیند لانے میں مدد دیں اور کروز اور گڈسٹین اس بڑھتی طلب کا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ سلیپ اوبلس نے 1003 امریکیوں کا سروے کیا، اس سے معلوم ہوا کہ تقریباً 47 فیصد امریکی نیند کے لیے کسی نہ کسی چیز کی مدد لیتے ہیں۔ ان میں ادویات کے بجائے میلاٹونن جیسے قدرتی سپلیمنٹس سب سے زیادہ عام ہیں۔ برطانیہ میں نیند میں مدد کے لیے طبی مصنوعات پر ان حصار جاری ہے جبکہ نیند نہ آنے کا قدرتی علاج سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا شعبہ ہے۔ ہیکیا کی سنہ 2025 کی سلیپ رپورٹ کے مطابق امریکہ اور برطانیہ وہ ملک ہیں جو نیند کے معیار کی درجہ بندی میں سب سے کم درجے پر ہیں۔ نیند بڑھانے والے سنیکس (ہلکی پھلکی غذائیں)، جیسے کہ ایلس مشرومز نائٹ کیپ چاکلیٹ، ان نئی قسم کی مصنوعات کا حصہ ہیں جن میں سپلیمنٹس کے فوائد کو ایک خوش ذائقہ پراڈکٹ کی صورت پیش کیا گیا ہے۔ کروز کہتی ہیں کہ جب نیند کے لیے آپ چاکلیٹ لیتے ہیں تو اس کا مزا بھی آتا ہے، لیکن کیپسول لینے سے احساس ہوتا ہے کہ آپ دوائی لے رہے ہیں اور اس کا مزا نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ نیند لانے والی مٹھائیوں میں مقابلہ بازی بڑھ رہی ہے۔ تھیانین اور میلاٹونن کے ذریعے نیند لانے والی دیگر مصنوعات بھی آ چکی ہیں۔ جیسے کہ گڈ نائٹ ڈارک چاکلیٹ بارز، لیگون کی نائٹ بائٹس میں تھیانین اور میگنیشیم ہے، جبکہ گڈ ڈے چاکلیٹ بلینڈ میں میگنیشیم، تھیانین اور کیمومائل شامل کیا گیا ہے۔ سکون آور ریشی مشرومز بہت سے چاکلیٹس، جیلز، اور مشروبات میں بھی فعال جزو ہیں۔ لیکن کیا ان مقبول مصنوعات کے پیچھے کوئی قابل اعتماد سائنسی بنیاد موجود ہے؟ سائنسی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ میگنیشیم اور میلاٹونن نیند کے لیے فائدہ مند ہیں، لیکن جہاں تک کیمومائل جیسے اجزا کا تعلق ہے، تو نیند پر ان کے مثبت اثرات اگر موجود بھی ہوں تو وہ عموماً عارضی ہوتے ہیں اور اکثر اوقات محض پلیسبو (وہم پر مبنی) اثر کے مترادف ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں میلاٹونن صرف ڈاکٹر کے نسخے پر دیا جاتا ہے اور وہ بھی نیند کے مسئلے سے دوچار افراد کو مختصر مدت کے لیے۔ ریشی مشروم پر موجودہ تحقیق بہت کم ہے جس سے مضبوط سائنسی نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اگرچہ ایشیائی طب میں اسے ہزاروں سال سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک تھیانین کا تعلق ہے، اس پر تحقیق ابھی جاری ہے۔ غذا میں تھیانین کا استعمال اس وقت سے بڑھا جب سنہ 1960 میں جاپان نے خوراک میں اس کے استعمال کی منظوری دی۔ امریکہ کی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے سنہ 2005 میں تھیانین کو کھانوں اور مشروبات میں استعمال کرنے کی اجازت دی، لیکن یورپ اور برطانیہ میں معاملہ زیادہ پیچیدہ ہے۔ وہاں تھیانین صرف اس صورت میں قابل قبول ہے جب وہ قدرتی طور پر سبز چائے سے حاصل کیا گیا ہو،

اپنے بچے کا احترام جیتنے کے لیے آٹھ عادتیں ترک کریں

فرضی طور پر بچوں پر سختی کرنا والدین کو طاقتور دکھا سکتا ہے، لیکن اس سے باہمی تفہیم کمزور ہوتی ہے۔ اگر والدین چاہتے ہیں کہ بچے ان کی عمر کے ساتھ احترام کریں، تو ضروری ہے کہ وہ اپنے رویوں پر نظر ڈالیں اور منفی عادات چھوڑ دیں۔ جیسا کہ Global English Editing کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے، والدین کو بچوں کے لیے رول ماڈل بننا چاہیے۔ خاص طور پر یہ 8 رویے ہیں، جنھیں ترک کرنا ضروری ہے: 1۔ ضرورت سے زیادہ حفاظت کرنا والدین اپنے بچوں کے لیے بہترین چاہتے ہیں اور انہیں نقصان سے بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ حد سے زیادہ مداخلت یا اوور پروٹیکشن میں بدل جاتی ہے۔ ہر چیز پر قابو پانا چاہے پڑھائی ہو، دوست یا مستقبل کے منصوبے، بچوں میں خود اعتمادی کم کر دیتا ہے۔ بچوں کو بتدریج فیصلے کرنے دیں اور اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا موقع دیں۔

2۔ فوری ردعمل دینا

بجائے سوچ سمجھ کر جواب دینے کیوالدین اکثر جذباتی حالات میں فوری ردعمل دیتے ہیں، جو اکثر مایوسی یا حیرت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ والدین اپنے ردعمل کو سوچ سمجھ کر منطقی اور متوازن رکھیں تاکہ بچے ان سے ضبط نفس سیکھ سکیں۔

3۔ رابطے کو روکنا

کھلی بات چیت کسی بھی تعلق کی بنیاد ہے، خاص طور پر والدین اور بچوں کے درمیان۔ اگر والدین بات چیت نہیں کرتے یا بچوں کو کھل کر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتے، تو فاصلے بڑھ سکتے ہیں۔ جو بچے والدین سے مختلف موضوعات پر کھل کر بات کر سکتے ہیں، وہ عموماً بہتر نفسیاتی صحت اور کم خطرناک رویوں کے حامل ہوتے ہیں۔

4۔ وعدے نہ نبھانا

اعتماد، احترام کی بنیاد ہے۔ وعدہ توڑنا اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ والدین کو چاہیے چھوٹے یا بڑے وعدے، جیسے پارک جانے یا اسکول کی تقریب میں شامل ہونے کا وعدہ ہر حال میں پورا کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے بچوں میں والدین پر اعتماد اور احترام بڑھتا ہے۔

5۔ منفی لیبل لگانا

ہر بچہ والدین کی طرف سے محبت اور تعریف کا خواہاں ہوتا ہے۔ منفی لیبل، جیسے "کسلے" یا "بدتمیز"، بچوں کی خود اعتمادی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے رویے پر توجہ دیں، شخصیت پر نہیں، تاکہ مثبت تبدیلی ممکن ہو۔

6۔ بچوں کی دلچسپیوں کو نظرانداز کرنا

کبھی کبھی بچوں کی چھوٹی دلچسپیاں والدین کے لیے فضول لگتی ہیں۔ لیکن یہ سرگرمیاں بچوں کے تخلیقی اور سیکھنے کے عمل کا حصہ ہوتی ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی دلچسپیوں اور مشاغل کو تسلیم کریں، چاہے وہ بظاہر غیر عملی لگیں۔ 7۔ خود کی دیکھ بھال کو نظرانداز کرنا والدین اکثر بچوں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر فوقیت دیتے ہیں۔ مگر اپنی جسمانی، ذہنی اور جذباتی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ جب بچے والدین کو اپنی صحت کا خیال کرتے دیکھیں گے، وہ خود بھی یہ سیکھیں گے کہ خود کی دیکھ بھال اہم ہے۔ 8۔ رول ماڈل نہ بننا بچے مسلسل والدین کے رویوں کو دیکھتے ہیں اور ان کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر والدین دوسروں کے ساتھ بدسلوکی کریں یا جھوٹ بولیں، تو بچوں سے صحیح رویہ کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ والدین کو اپنی مطلوبہ اقدار پہلے خود پر عمل کر کے دکھانی چاہیے۔

سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کی صحت کے ساتھ کھلواڑ

وطن عزیز میں طب اور حفظان صحت کا محکمہ بد سے بدترین صورتحال کا آئینہ بنتا جا رہا ہے۔ اس محکمے میں مختلف سطحوں پر بدعنوانی کے معاملات اکثر سامنے آتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک معاملہ گزشتہ دنوں میڈیا میں آیا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس محکمے کے ذمہ داران کو عوام کی صحت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ پرائیویٹ اسپتالوں کے مہنگے علاج کی سکت نہ رکھنے والے غریب اور نچلے متوسط طبقے کے افراد بیشتر سرکاری اسپتالوں پر ہی منحصر ہوتے ہیں۔ عام آدمی کو علاج کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے قائم کئے گئے ان سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کی صحت سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ مریضوں میں وہ ادویات بھی تقسیم کر دی جاتی ہیں جن کی میعاد ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ ان ادویات کا استعمال مریض کو شفا تو کیا دے گا الٹے ان ادویات کی وجہ سے امراض میں ایسی پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے جو بعض اوقات مریض کو قریب المرگ کر دیتی ہے۔ ملک کے طول و عرض پر پھیلے ہوئے سرکاری اسپتالوں میں عام آدمی کے علاج کی صورتحال 'درد بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی' کے مصداق ہو گئی ہے۔ گزشتہ دنوں میڈیا میں آئی خبر کے مطابق ممبئی کے نواحی علاقے بھائندر (مغرب) میں واقع پنڈت بھیم سین جوشی سرکاری اسپتال میں ۶۵ء۱ ارکروڑ کی ایسی دوائیں برآمد ہوئیں جن کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔ ان ادویات کو مبینہ طور پر کسی سماجی تنظیم نے اسپتال کو عطیہ کیا تھا۔ اسپتال کے حکام کے ذریعے معمول کی انوینٹری جانچ میں یہ معاملہ سامنے آیا اور اس مرحلے پر حکام نے فعالیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو اس معاملے کی اطلاع دی۔ ریاستی حکومت اب اگر اس معاملے کی تفتیش کرتی ہے تو اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا اس پر کچھ کہنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ اکثر ہوتا یہ ہے کہ جب اس طرح کا کوئی معاملہ کسی سرکاری محکمے سے متعلق ہوتا ہے تو تفتیش کے نام پر محض کچھ کاغذی خانہ پری کر کے معاملے کو رفع دفع کر دیا جاتا ہے۔ اس معاملے کا قدرے اطمینان بخش پہلو یہ ہے کہ یہ دوائیں مریضوں میں تقسیم نہیں کی گئی تھیں۔ سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کی حالت زار کا معاملہ صرف یہی نہیں ہے کہ انھیں دوائیں تقسیم کرنے میں اس طرح کی بدعنوانی کی جاتی ہے بلکہ ان کے ساتھ ڈاکٹروں اور اسپتال کے دیگر ملازمین کا برتاؤ اس طرح کا ہوتا ہے کہ جسمانی مرض میں مبتلا مریض اور اس کے عزیز و اقارب کو اسپتال کے عملے کی سرد مہری اور بے حسی کے سبب ذہنی اذیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ملک کے ہر شہری کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری میں عوام کی حفظان صحت کا معاملہ بھی شامل ہے۔ آئین کے ماہرین کا خیال ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۱/ جو عوام کو زندگی اور ذاتی آزادی کا حق دیتی ہے، اس دفعہ کی رو سے زندگی کے حق کا اطلاق ان تمام معاملات پر ہوتا ہے جو عوامی فلاح کے فروغ کیلئے ایک سماجی نظام کے قیام کو یقینی بناتے ہیں اور عوام کو طب اور حفظان صحت کی سہولت فراہم کرنے کا معاملہ بھی اس میں شامل ہے۔ آئین کی اس دفعہ میں زندگی کے جس حق کو عوام کے بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اس کی وسیع تناظر میں تعبیر کی جائے تو اس میں عوام کے ذریعہ معاش، ان کے معیار زندگی میں بہتری اور ان کے لیے حفظان صحت کی سہولت فراہم کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ آئین کی دفعات ۳۸، ۴۲، ۴۳ اور ۴۷/ میں بھی کئی ایسے ضوابط ہیں جو بیمار اور معذور انسان کے لئے علاج اور صحت کی سہولت فراہم کرنے کو حکومت کی اولین ذمہ داری قرار دیتے ہیں۔ عوام کی صحت کو یقینی بنانے کی غرض سے کئے گئے ان آئینی التزامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر سرکاری اسپتالوں کی صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو جو حقیقت سامنے آئے گی وہ قول و فعل میں زمین و آسمان کے فرق کو اجاگر کرتی ہے۔

آبنائے ہرمز کی گرمی میں حکومت کو روزانہ 10 ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے

آبنائے ہرمز کی بندش سے حکومت کو روزانہ 10 بلین (تقریباً 5.1 بلین ڈالر) کا نقصان ہو رہا ہے۔ مودی سرکار کی دور اندیشی کی وجہ سے تمام گھروں میں چولہے جلتے رہے اور گاڑیاں چلتی رہیں۔ حالات بتاتے ہیں کہ توانائی کا بحران مزید سنگین ہو سکتا ہے۔ عوام کی سمجھ بوجھ اور تعاون ہی حکومت کو اس بحران سے لڑنے کی طاقت دے گا۔ ناگہانی آفت کسی کو بھی، خواہ وہ خاندان ہو یا ملک، کسی بھی وقت آسکتی ہے۔ حال ہی میں ایران اور امریکا کے درمیان جنگ کی وجہ سے آبنائے ہرمز بند ہو گیا تھا جس سے جہازرانی روک دی گئی تھی۔ جنگ کے ابتدائی مراحل میں خدشہ تھا کہ تیل اور گیس کی قلت سے بڑے پیمانے پر خوف و ہراس پھیلے گا لیکن ہندوستان میں ایسا نہیں ہوا۔ تمام گھروں میں چولہے جلتے رہے، گاڑیاں چلتی رہیں اور بچوں کی پڑھائی بھی آسانی سے ہوتی رہی۔ یہ سب صرف اس لیے ممکن ہوا کہ ہمارا قائد، ہمارا محافظ، ذمہ دار اور بصیرت والا ہے۔ ہماری حکومت نے اپنی قابل قیادت کے ساتھ اس مشکل وقت میں اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بوجھ کو اپنے اوپر لاد کر عوام کو اسی مشکل کا سامنا کرنے سے روکا۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ ہماری تیل کمپنیوں کو روزانہ 000,1 کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے، یعنی مختصر یہ کہ اس جنگ کی وجہ سے ہماری حکومت کو 000,68 کروڑ روپے کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ مزید برآں، یہ جنگ ہمارے تیل کے ذخائر پر بھی بوجھ ڈال رہی ہے، ان کی سطح مسلسل گر رہی ہے، ان کو برقرار رکھنے کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ اس سب کا اثر حکومت کے سنٹرل ایکسائز پر بھی پڑ رہا ہے۔ یعنی ہندوستان کو تین مختلف شعبوں میں نقصان ہو رہا ہے۔ بڑے پیمانے پر نقصانات کی وجہ سے مسلسل زوال پذیر معیشت کو بروقت بحال کرنا ہوگا اور اس کے لیے حکومت کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے کردار کو سمجھے۔ ایسے مشکل وقت میں جب معاشی بوجھ ہر گھر، ہر فرد تک پہنچ چکا ہے اور گاڑیاں تباہی کے دہانے پر ہیں، کسی بھی حکومت کے لیے سب سے آسان آپشن یہ ہوتا کہ وہ اس معاشی بوجھ کو عوام پر ڈال کر وہاں سے چلے جائیں۔ تاہم ہماری حساس حکومت نے اپنی دانشمندی سے نہ صرف عوام کو ریلیف فراہم کیا بلکہ اپنی حکمت عملی کے ذریعے انہیں ایک ایسی پناہ گاہ بھی فراہم کی جس سے معمولات زندگی میں خلل آنے سے بچ سکے۔ جہاں جاری جنگ کی وجہ سے توانائی کا عالمی بحران بدستور سنگین ہوتا جا رہا ہے، وہیں آبنائے ہرمز کے صاف ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مستقبل میں جنگ بندی ہو بھی جاتی ہے تو صورت حال کو ٹھیک ہونے میں کم از کم چار ماہ لگیں گے جس سے تیل اور گیس کی قیمتیں طویل عرصے تک بلند ہو سکتی ہیں۔ تاہم اگر حکومت کی جانب سے اپنائے گئے موجودہ ماڈل کو جنگ کے اس گیارہویں ہفتے میں مزید بڑھایا گیا تو اس کے ہماری معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ ان حالات میں ہمیں تین چیلنجز کا سامنا ہے: پہلا تیل کے ذخائر سے متعلق ہے۔ ہندوستان کے تیل کے ذخائر آج 33.5 ملین ٹن ہیں، جو تقریباً دو ہفتوں کی طلب کو پورا کر سکتے ہیں۔ IEA کا معیار نوے دن ہے۔ 5.6 ملین ٹن کا دوسرا مرحلہ چندیکھول، پڈور اور بیکانیر میں زیر تعمیر ہے، اور اسے ایک تیز وقت کے اندر مکمل کیا جانا چاہیے۔ مزید برآں، جاپان اور جنوبی کوریا کے بعد ہندوستان واحد ملک ہے جس نے 30 دن کے ایل پی جی ریزرو کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والا بحران اس کی ہماری فوری ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرا چیلنج ریفائننگ اور ملکی پیداوار ہے۔ ہمیں اپنی ریفائننگ کی صلاحیت کو بڑھانا چاہیے۔ اقدامات پہلے ہی کیے جا چکے ہیں۔ نومالی گڑھ، جو 000,34 کروڑ کی لاگت سے 3 سے 9 MMTPA تک توسیع سے گزر رہا ہے، مقررہ وقت سے پہلے کام کرنا ضروری ہے۔ باڑمیر پلانٹ اب کام کر رہا ہے۔ مغربی ساحل پر مربوط پودے ترقی کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ملکی خام تیل کی پیداوار، جو اس وقت طلب کا صرف 12 فیصد پورا کرتی ہے، بڑھانا ضروری ہے۔ تیسرا چیلنج ایتھنول کی ملاوٹ ہے۔ آج، 20 فیصد ملاوٹ سے، ملک 5.1 لاکھ کروڑ سے زیادہ کا غیر ملکی کرنسی پیدا کرنے کے قابل ہے۔ اس مشکل وقت میں متبادل ایندھن کے ذریعے ایل پی جی کی طلب 000,70 سے 000,75 ٹن یومیہ کم کی جا رہی ہے۔ اقتصادی پالیسی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ صرف اس لیے ممکن ہوا کیونکہ بحران سے پہلے PNG، مٹی کے تیل، ایندھن کے تیل اور بائیوگیس کے لیے متبادل انفراسٹرکچر تیار کیا گیا تھا۔ اس سمت میں مسلسل تحقیق کرنے والے ماہرین کا خیال ہے کہ آنے والا وقت آج سے بھی زیادہ مشکل ہوگا۔ ہمیں اس بحران کے دوران ہونے والے اخراجات سے بازیافت کرنے اور ان اسکیموں میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہوگی جو ہمارے مستقبل کو مضبوط بنائیں۔ اس عالمی بحران کے دوران، جب تقریباً ہر ملک میں پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا، سری لنکا اور پاکستان نے چار دن کے کام کا ہفتہ نافذ کیا، اور فلپائن نے قومی توانائی کی ایمرجنسی کا اعلان کیا، ہندوستان میں زندگی معمول کے مطابق رہی۔ ہندوستان کو ایندھن کا راشن نہیں، گھر سے کام کرنے پر پابندی نہیں، اسکول بند نہیں، ایندھن کا بحران نہیں، اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ پیٹرول کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ یہ حاصل کرنا آسان نہیں تھا، لیکن ہمارے وزیر اعظم کی قابل قیادت میں موجودہ حکومت نے بھگوان شیو کی طرح جنگ کے تمام زہر کو جذب کر لیا۔

انگلینڈ کے کپتان نیٹ سکیور برنٹ بھارت اور نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز سے باہر ہو گئے

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) انگلینڈ کی کپتان نیٹ سکیور برنٹ 2026 خواتین کے T20 ورلڈ کپ سے قبل بھارت اور نیوزی لینڈ کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز سے باہر ہو گئی ہیں۔ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل مکمل فٹنس پر واپسی ان کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم مینجمنٹ نے تصدیق کی ہے کہ پنڈلی کی انجری کی وجہ سے Nat Sciver-Brunt بھارت اور نیوزی لینڈ کے خلاف T20I سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ برنٹ نیوزی لینڈ کے خلاف حال ہی میں ختم ہونے والی ون ڈے سیریز کا بھی حصہ نہیں تھے۔ وہ اپریل کے آخر میں ڈومیسٹک کرکٹ میں دی بلیز کے لیے کھیلتے ہوئے بائیں پنڈلی کی انجری کا شکار ہوئیں، جس کی ابتدائی طور پر معمولی تناؤ کے طور پر اطلاع دی گئی تھی۔ تاہم، اس ہفتے کے شروع میں کیے گئے نئے اسکینز سے یہ بات سامنے آئی کہ چوٹ ٹھیک ہونے میں زیادہ وقت لگے گی۔ نتیجتاً، انگلینڈ کو اپنے ورلڈ کپ کی تیاریوں کے اس اہم مرحلے کے دوران اپنے ایک بااثر کھلاڑی کے بغیر آگے بڑھنا پڑے گا۔ انگلینڈ کو امید ہے کہ 33 سالہ کھلاڑی 12 جون سے شروع ہونے والے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے لیے وقت پر ٹھیک ہو جائیں گے۔ جنوری میں ویمنز پریمیئر لیگ کے بعد برنٹ نے صرف دو میچ کھیلے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں آف اسپنر چارلی ڈین ٹیم کی کپتانی جاری رکھیں گے۔ انہوں نے نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز میں ٹیم کی کپتانی کی جو 1-1 سے برابری پر ختم ہوئی۔ Sciver-Brunt پچھلے ایک سال سے فٹنس کے مسائل سے نبرد آزما ہے۔ وہ گزشتہ موسم گرما کے بیشتر حصے میں باؤلنگ کرنے سے قاصر تھیں جب کہ ایک دیرینہ اچیلز کے مسئلے سے صحت یاب ہو رہی تھیں۔ بعدازاں وہ اسی سال کے آخر میں ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے واپس آئیں۔ برنٹ نے 131 ٹی ٹوئنٹی اننگز میں 2960 رنز بنائے ہیں جس میں 18 نصف سنچریاں بھی شامل ہیں۔ برنٹ کی بھی 90 وکٹیں ہیں۔ انگلینڈ کی کپتان نیٹ سکیور برنٹ 2026 خواتین کے T20 ورلڈ کپ سے قبل بھارت اور نیوزی لینڈ کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز سے باہر ہو گئی ہیں۔ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل مکمل فٹنس پر واپسی ان کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم مینجمنٹ نے تصدیق کی ہے کہ پنڈلی کی انجری کی وجہ سے Nat Sciver-Brunt بھارت اور نیوزی لینڈ کے خلاف T20I سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ برنٹ نیوزی لینڈ کے خلاف حال ہی میں ختم ہونے والی ون ڈے سیریز کا بھی حصہ نہیں تھے۔ وہ اپریل کے آخر میں ڈومیسٹک کرکٹ میں دی بلیز کے لیے کھیلتے ہوئے بائیں پنڈلی کی انجری کا شکار ہوئیں، جس کی ابتدائی طور پر معمولی تناؤ کے طور پر اطلاع دی گئی تھی۔ تاہم، اس ہفتے کے شروع میں کیے گئے نئے اسکینز سے یہ بات سامنے آئی کہ چوٹ ٹھیک ہونے میں زیادہ وقت لگے گی۔ نتیجتاً، انگلینڈ کو اپنے ورلڈ کپ کی تیاریوں کے اس اہم مرحلے کے دوران اپنے ایک بااثر کھلاڑی کے بغیر آگے بڑھنا پڑے گا۔ انگلینڈ کو امید ہے کہ 33 سالہ کھلاڑی 12 جون سے شروع ہونے والے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے لیے وقت پر ٹھیک ہو جائیں گے۔ جنوری میں ویمنز پریمیئر لیگ کے بعد برنٹ نے صرف دو میچ کھیلے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں آف اسپنر چارلی ڈین ٹیم کی کپتانی جاری رکھیں گے۔

غاصب صیہونی فوج کی مغربی کنارے میں گھروں پر چھاپوں اور گرفتاریوں کی وحشیانہ مہم

مغربی کنارا، ۲۰رمئی (پی ایس آئی) قابض اسرائیلی افواج نے گذشتہ رات اور آج منگل کے روز علی الصباح مغربی کنارے میں بڑے پیمانے پر جارحانہ دھاووں اور چھاپہ مار کارروائیوں کی مہم چلائی۔ اس فاشسٹ مہم کے دوران فلسطینیوں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے اور متعدد شہریوں کو اغوا و گرفتار کر لیا گیا، جبکہ دوسری طرف فلسطینی نوجوانوں پر وحشیانہ تشدد کیا گیا اور رام اللہ کے مشرق میں واقع فلسطینی زمینوں کو نذر آتش کر کے ہولناک آگ لگا دی گئی۔ مقامی نامہ نگاروں نے مطلع کیا ہے کہ قابض اسرائیلی افواج نے الخلیل کے جنوب میں واقع علاقے وادالجوایا میں اسیر مراد النواجحہ کے گھر پر چھاپہ مارا اور وہاں وحشیانہ توڑ پھوڑ مچاتے ہوئے اسیر کی اہلیہ عبیر اور ان کی بیٹی ریما کو گرفتار کر لیا۔

وزیر اعظم اسٹارمر استعفیٰ تو دیں گے، لیکن کب یہ پتا نہیں!

لندن، ۲۰رمئی (پی ایس آئی) برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر کا "مستعفی ہونا تقریباً طے ہے تاہم اس کے لیے کوئی وقت مقرر کیے بغیر اپنی سیاسی جدوجہد جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے نہایت وفادار لیمی نے پارٹی اراکین سے سیلف گول کرنا بند کرنے کی اپیل کی ہے۔ برطانیہ میں تازہ ترین سیاسی صورت حال کے درمیان نائب وزیر اعظم اور کیئر اسٹارمر کے نہایت وفادار سمجھے جانے والے سیاستدان ڈیوڈ لیمی نے پیر کے روز حکمران لیبر پارٹی کے اراکین پارلیمان پر زور دیا کہ وہ پچھلے دس دنوں سے جاری اندورنی سیاسی اختلافات کے مدنظر "اپنے ہی خلاف گول کرنا بند کریں۔ ڈیوڈ لیمی نے کہا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو حکمران جماعت اگلا عام انتخاب ہار جائے گی۔ انہوں نے کہا، میں یہ بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کیئر اسٹارمر میری زندگی کے سب سے مضبوط اور ثابت قدم انسان ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "میں نے کل ان سے دو مرتبہ بات کی۔ ان کے کردار میں مضبوطی ہے، ان کے پاس جدوجہد کا تجربہ ہے۔ کسی قسم کا کوئی ٹائم ٹیبل نہیں ہوگا۔ اصل بات حکومت کے کام کو جاری رکھنا ہے۔ لیمی نے کہا کہ مقامی انتخابات میں بدترین شکست کے بعد کے دس دنوں میں لیبر پارٹی نے "نمایاں خود ساختہ غلطی کی، جس کے نتیجے میں وزیر اعظم کے استعفے کے مطالبات میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے اسکائی نیوز سے گفتگو میں کہا، "اب وقت آ گیا ہے کہ اپنی ہی ٹیم کے خلاف گول کرنا بند کیا جائے، میدان میں اترا جائے، آپس میں گیند پاس کی جائے، صحیح سمت میں کھیلا جائے اور برطانوی عوام کی جانب سے کچھ گول اسکور کیے جائیں۔ یورپی یونین میں دوبارہ شمولیت؟ لیمی، جو وزیر انصاف بھی ہیں، نے اس بات پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا کہ آیا وہ برطانیہ کے دوبارہ یورپی یونین میں شامل ہونے کے حامی ہیں۔ یہ معاملہ اس وقت شدت اختیار کر گیا، جب اسٹارمر کو وزارتِ عظمیٰ سے ہٹانے کی دوڑ میں شامل سیاسی حریفوں کے درمیان بریگزٹ کو واپس لینے کے سوال پر نئی بحث چھڑی۔ برطانیہ اور برسلز کے مستقبل کے تعلقات سے متعلق سوالات کا سامنا کرتے ہوئے لیمی نے اصرار کیا کہ وہ کابینہ کی مشترکہ ذمہ داری کے پابند ہیں اور حکومت بریگزٹ سے متعلق اپنی "ریڈ لائنز" پر مکمل طور پر قائم ہے۔ ویس اسٹریٹنگ، جنہوں نے گزشتہ ہفتے وزارتِ صحت سے استعفیٰ دیا تھا، نے اشارہ دیا کہ وہ برطانیہ کو دوبارہ یورپی یونین میں شامل دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ اگر لیبر پارٹی میں قیادت کا انتخاب ہوا تو وہ اس میں حصہ لیں گے۔ وزیر ثقافت لیسا نینڈی نے اپنے سابق کابینہ ساتھی اسٹریٹنگ کو اسٹارمر کی جانشینی کی مہم میں یورپ کو مرکزی نکتہ بنانے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔

غزہ کی پٹی میں سیز فائر کی تازہ خلاف ورزیاں، قابض دشمن کی فضائی بمباری اور ماہی گیروں پر فائرنگ

غزہ، ۲۰رمئی (پی ایس آئی) قابض اسرائیلی افواج نے آج منگل کے روز بھی غزہ کی پٹی میں سیز فائر کی اپنی مسلسل خلاف ورزیوں کو جاری رکھا۔ غاصب دشمن نے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر فضائی و توپ خانے سے وحشیانہ بمباری کی اور اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ برقرار رکھا۔ ایک مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس کے ساحل کے قریب قابض اسرائیلی جنگی کشتیوں کی فائرنگ کے نتیجے میں النجار خاندان سے تعلق رکھنے والے دو ماہی گیر شدید زخمی ہو گئے۔ غاصب دشمن کے جنگی طیاروں نے آج علی الصباح خان یونس کے علاقے مواصی پر ہولناک بمباری کی، جو پناہ گزینوں کے خیموں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ بمباری ان مظلوم پناہ گزینوں کو علاقہ خالی کرنے کے لیے فون کالز کے ذریعے دھمکیاں دینے کے چند گھنٹے بعد کی گئی۔ یہ ایک ایسا انسانیت سوز جرم ہے جو شہریوں کی تکالیف اور مصائب میں ہولناک اضافے کے لیے حالیہ دنوں میں بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ اسی وحشیانہ مہم کے دوران قابض دشمن کے ایک ڈرون طیارے نے خان یونس کے علاقے مواصی میں ہی واقع شارع الطینہ پر بھی ایک اور غارت گرانہ حملہ کیا۔ دوسری جانب، قابض اسرائیلی افواج نے خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں میں رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے اور مسمار کرنے کی مجرمانہ کارروائیاں انجام دیں۔ فلسطینیوں کی نسل کشی پر بضد قابض دشمن کی افواج نے جبالیہ بلدہ کے مشرق میں روشنی کے بم پھینکے اور جبالیہ کیمپ کے مغرب میں واقع الفالوجا کے علاقے کو نشانہ بناتے ہوئے ایک ہولناک فضائی حملہ کیا۔ گذشتہ روز پیر کو مقامی اور طبی ذرائع نے بتایا تھا کہ خان یونس کے مشرق میں بنی سہیلا چوک کے قریب قابض دشمن کے طیاروں نے شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں نوجوان محمد عبد السلام ابو شاب جام شہادت نوش کر گئے اور دو دیگر شہری شدید زخمی ہوئے۔ فلسطینی وزارتِ صحت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق، گذشتہ دس اکتوبر سنہ 2023 سے سیز فائر کے آغاز کے بعد سے اب تک شہید ہونے والے مظلوم فلسطینیوں کی تعداد بڑھ کر 877 ہو چکی ہے، جبکہ 2602 افراد زخمی ہوئے اور ملبے کے نیچے سے 776 لاشیں نکالی گئیں۔ فلسطینی سرکاری معطیات کے مطابق، ان تازہ مظالم کے بعد سات اکتوبر سنہ 2023 سے غزہ کی پٹی پر جاری قابض اسرائیل کی وحشیانہ سفاکیت اور جارحیت کے نتیجے میں مجموعی طور پر شہدا کی تعداد 72,769 تک جا پہنچی ہے اور زخمیوں کی تعداد 172,704 ہو چکی ہے۔ قابض اسرائیلی افواج نے آج منگل کے روز بھی غزہ کی پٹی میں سیز فائر کی اپنی مسلسل خلاف ورزیوں کو جاری رکھا۔ غاصب دشمن نے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر فضائی و توپ خانے سے وحشیانہ بمباری کی اور اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ برقرار رکھا۔ ایک مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس کے ساحل کے قریب قابض اسرائیلی جنگی کشتیوں کی فائرنگ کے نتیجے میں النجار خاندان سے تعلق رکھنے والے دو ماہی گیر شدید زخمی ہو گئے۔ غاصب دشمن کے جنگی طیاروں نے آج علی الصباح خان یونس کے علاقے مواصی پر ہولناک بمباری کی، جو پناہ گزینوں کے خیموں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ بمباری ان مظلوم پناہ گزینوں کو علاقہ خالی کرنے کے لیے فون کالز کے ذریعے دھمکیاں دینے کے چند گھنٹے بعد کی گئی۔ یہ ایک ایسا انسانیت سوز جرم ہے جو شہریوں کی تکالیف اور مصائب میں ہولناک اضافے کے لیے حالیہ دنوں میں بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ اسی وحشیانہ مہم کے دوران قابض دشمن کے ایک ڈرون طیارے نے خان یونس کے علاقے مواصی میں ہی واقع شارع الطینہ پر بھی ایک اور غارت گرانہ حملہ کیا۔ دوسری جانب، قابض اسرائیلی افواج نے خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں میں رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے اور مسمار کرنے کی مجرمانہ کارروائیاں انجام دیں۔ فلسطینیوں کی نسل کشی پر بضد قابض دشمن کی افواج نے جبالیہ بلدہ کے مشرق میں روشنی کے بم پھینکے اور جبالیہ کیمپ کے مغرب میں واقع الفالوجا کے علاقے کو نشانہ بناتے ہوئے ایک ہولناک فضائی حملہ کیا۔ گذشتہ روز پیر کو مقامی اور طبی ذرائع نے بتایا تھا۔

صرف 7 سیکنڈ میں گول کرنے کا ریکارڈ، فلورین ورٹز لیونل میسی کو اپنا رول ماڈل مانتے ہیں

نئی دہلی، 20 مئی (پی ایس آئی) جرمن اٹیکنگ مڈفیلڈر فلورین ورٹز نے بہت کم وقت میں کافی شہرت حاصل کر لی ہے۔ UPO کپ 2024 میں، ورٹز جرمنی کے لیے گول کرنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے۔ میچ شروع ہونے کے صرف 7 سیکنڈ میں گول کرنے کا ریکارڈ بھی ورٹز کے پاس ہے۔ 3 مئی 2003 کو پلہیم، جرمنی میں پیدا ہوئے، فلورین ویرٹز نے صرف 7 سال کی عمر میں فٹ بال کھیلا۔ ویرٹز نے اپنے کیریئر کا آغاز FC Köln کی نوجوان ٹیم سے کیا۔ اس کلب کے ساتھ، ورٹز نے فٹ بال کی باریکیوں کو سیکھا اور اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے انتھک محنت کی۔ کلب کے ساتھ تقریباً ایک دہائی کے بعد، اس نے 2020 میں Bayer Leverkusen میں شمولیت اختیار کی۔ انڈر 17 ٹیم میں Wirtz کی شاندار کارکردگی نے انہیں 2020 میں Bundesliga میں Leverkusen کے لیے سینئر ڈیبیو کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ویرٹز نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ لیورکوسن کی ابتدائی لائن اپ میں شامل ہونے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن گئے۔ انہوں نے 17 سال 15 دن کی عمر میں ڈیبیو کیا۔ ویرٹز نے اپنے کیریئر کا پہلا گول بائرن میونخ کے خلاف کیا، بنڈس لیگا میں اب تک کا سب سے کم عمر گول کرنے والا بن گیا۔ 2021 میں، اس نے جرمن قومی ٹیم کے لیے ڈیبیو کیا۔ ورٹز نے ورلڈ کپ کوالیفائر میں آئس لینڈ کے خلاف کھیلا۔ ورٹز نے اپنی شاندار تکنیک، ڈریبلنگ اور تیز رفتاری سے بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی شناخت بنائی ہے۔ 2024 میں فرانس کے خلاف دوستانہ میچ میں ویرٹز نے صرف سات سیکنڈ میں گول کر کے سنسنی پیدا کر دی، وہ ایک میچ میں جرمنی کے سب سے تیز گول کرنے والے کھلاڑی بن گئے۔ یورو کپ میں، ورٹز یورپی چیمپئن شپ میں جرمنی کے اب تک کے سب سے کم عمر گول کرنے والے کھلاڑی بن گئے۔ 2023-24 بنڈس لیگا سیزن کے دوران، ورٹز کی شاندار کارکردگی نے اس کے کلب لیورکوسن کو پورے سیزن میں ناقابل شکست رہنے اور ٹورنامنٹ کو ناقابل شکست رہنے میں مدد دی۔ فلورین ویرٹز ارجنٹائن کے عظیم لیونل میسی کو آئیڈیلائز کرتے ہیں اور میدان پر اسی طرح کا اثر ڈالنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ورٹز چوٹ کی وجہ سے آخری فیفا ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے تھے۔ تاہم انہیں 2026 کے فیفا ورلڈ کپ میں جرمنی کے لیے ٹرمپ کارڈ سمجھا جاتا ہے۔ ان کا شمار اس وقت دنیا کے بہترین مڈفیلڈرز میں ہوتا ہے۔ 2025 میں، اس نے لیورکوسن چھوڑ دیا اور لیورپول میں شمولیت اختیار کی۔

فاطمہ ثنا نے ٹی ٹوئنٹی میں بڑی چھلانگ لگائی، لارین بیل ون ڈے میں

دبئی، 20 مئی (پی ایس آئی) پاکستان کی کپتان فاطمہ ثنا نے ٹی ٹوئنٹی میں بڑی چھلانگ لگائی ہے اور انگلینڈ کی فاسٹ باؤلر لارین بیل نے منگل کو آئی سی سی کی خواتین کھلاڑیوں کی رینکنگ میں ون ڈے میں بڑی چھلانگ لگا دی ہے۔ پاکستان اور زمبابوے کی خواتین کرکٹ ٹیموں نے حال ہی میں کراچی میں ایک T20I سیریز کھیلی۔ پاکستان نے سیریز 0–3 سے جیت لی۔ سیریز میں فاطمہ کی شاندار کارکردگی نے انہیں T20I رینکنگ میں فائدہ پہنچایا۔ فائنل میچ میں 62 رنز بنا کر پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ جیتنے والی فاطمہ ثناء بیٹنگ رینکنگ میں چار درجے بہتری کے ساتھ 23 ویں نمبر پر آگئی ہیں۔ فاطمہ ثنا نے باؤلنگ رینکنگ میں بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ وہ بھی چھ مقام کے فائدہ کے ساتھ 29 ویں نمبر پر آگئی ہیں۔ سیریز میں پانچ وکٹیں لینے والے پاکستانی اسپنر نشرا سندھو کو تازہ ترین ٹی ٹوئنٹی بولرز کی درجہ بندی میں ایک مقام کا فائدہ ہوا ہے۔ ناصرہ اب ساتویں نمبر پر آگئی ہیں۔ پاکستان کی سعدیہ اقبال نے سیریز میں چھ وکٹیں حاصل کیں اور وہ نمبر ایک ٹی ٹوئنٹی بولر ہیں۔ دو پاکستانی کھلاڑیوں عائشہ ظفر اور ایمن فاطمہ نے بھی ٹی ٹوئنٹی بیٹنگ رینکنگ میں نمایاں چھلانگ لگائی۔ ٹاپ 100 سے باہر رہنے والی عائشہ زمبابوے سیریز کے بعد 52 ویں نمبر پر آگئی ہیں جب کہ ایمن 89 ویں نمبر پر آگئی ہیں۔ انگلینڈ کے فاسٹ بولر لارین بیل نے نیوزی لینڈ کے خلاف حال ہی میں ختم ہونے والی سیریز میں پانچ وکٹیں لینے کے بعد تین درجے کی چھلانگ لگاتے ہوئے ون ڈے بولنگ رینکنگ میں نمایاں فائدہ اٹھایا ہے۔ آئی سی سی خواتین کی ٹی 20 آئی رینکنگ میں، اس نے آئی سی سی خواتین کے باؤلرز کی درجہ بندی میں 18 ویں پوزیشن حاصل کی ہے۔

کوموروس کے دارالحکومت مورونی میں ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ ساحل سمندر پر چہل قدمی کر رہی ہے۔

ملاویکا وجے سے متعلق نامناسب سوال پوچھنے پر برہم ہو گئیں

تامل ناڈو، ۲۰رمئی (پی ایس آئی) اداکارہ ملاویکا موہنن شوبز سے سیاست کا رخ کرنے والے وزیر اعلیٰ تامل ناڈو تھلاپتی وجے سے متعلق نامناسب سوال پوچھنے پر برہم ہو گئیں۔ ملاویکا موہنن کو حال ہی میں ایک تقریب کے دوران اداکار اور تامل ناڈو کے نومنتخب وزیرِ اعلیٰ وجے کے بارے میں ایک نامناسب سوال کا سامنا کرنا پڑا۔ جس پر اداکارہ نے فوری ردِعمل دیتے ہوئے صحافی سے ہی سوال کر ڈالا کہ آخر ایسا سوال پوچھنے کی ضرورت کیا تھی؟ ان کے اس جواب نے سوشل میڈیا پر توجہ حاصل کی، جس کے بعد اداکارہ نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر اپنی پوزیشن واضح کی۔ انہوں نے لکھا کہ میں کل ایک تقریب میں گئی، اگرچہ مجھے تمام صحافیوں اور تامل ناڈو میڈیا کے ارکان کا بے حد احترام ہے، لیکن ان میں سے چند نے مسلسل کچھ نہایت نامناسب سوالات کیے، جو مکمل طور پر غیر ضروری اور سنسنی خیز تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ چند برسوں سے ان کے اور وجے کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں۔ انہیں میں گزشتہ سات برسوں سے جانتی ہوں، میرے دل میں ان کا بہت احترام ہے اور انہیں اپنا دوست کہنے پر فخر محسوس کرتی ہوں لہٰذا میں چاہوں گی کہ آئندہ میڈیا سے گفتگو کے دوران سب کے احترام اور خیال کو مدِنظر رکھا جائے۔ تقریب کے دوران ملاویکا سے پوچھا گیا تھا کہ وجے جہاں بھی جاتے ہیں، اکثر اداکارہ تریشا کرشنن بھی ان کے ساتھ نظر آتی ہیں، تو کیا انہیں معلوم ہے کہ ان کے ساتھ کیسے سفر کیا جاتا ہے؟ یہ سوال ملاویکا کو ناگوار گزرا، جس پر انہوں نے جواب دیا۔ آپ مجھ سے کیسے کیسے سوال پوچھ رہے ہیں؟ سوشل میڈیا پر کئی صارفین نے بھی ملاویکا کی حمایت کی اور صورتحال کو وقار کے ساتھ سنبھالنے پر ان کی تعریف کی، جبکہ اس سوال کو نامناسب قرار دیا۔ واضح رہے۔

روزنامہ لکھنؤ
غریب نواز ایکسپریس

پبلشر، پرنٹر، پروپرائٹر عبدالعزیز صدیقی نے سائیں آفسیٹ، بیربل سہانی مارگ قیصر باغ لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر 39 ایل۔ڈی۔اے۔کالونی حاطہ لکشمن داس، شیواجی مارگ، ہائیویڈ روڈ لکھنؤ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: عبدالعزیز صدیقی

उर्दू दैनिक लखनऊ
ग़रीब नवाज़ एक्सप्रेस
प्रकाशक, मुद्रक, स्वामी अब्दुल अज़ीज़ सिद्दीकी द्वारा साईं ऑफसेट, बीरबल साहनी मार्ग, कैसरबाग, लखनऊ से मुद्रित व 39 एल.डी.ए. कालोनी हाता लक्ष्मण दास, शिवाजी मार्ग, हिवेट रोड, लखनऊ से प्रकाशित।

सम्पादक:
अब्दुल अज़ीज़ सिद्दीकी
मो0 9451503544
R.N.I. No
UPURD/2010/30733

حضرت سید شہید میرا شاہ پہلوان بابا کا عظیم الشان عرس: عقیدت کا چار روزہ جلوس

(سید اختر علی اجالا میگزین کے نمائندے)

لکھنؤ۔ دارالحکومت کے علاقے چنہٹ میں اندرا کینال موڑ پر واقع درگاہ حضرت سید شہید میرا شاہ پہلوان رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس درگاہ شریف پر سالانہ عرس مبارک بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔ یہ چار روزہ مذہبی تقریب، جو 15 مئی سے 18 مئی 2026 تک جاری رہی، منفرد صوفی روایت اور عقیدت کو ظاہر کرتی ہے۔ ریاست بھر اور ملک بھر کی مختلف ریاستوں سے ہزاروں عقیدت مندوں نے عرس میں شرکت کی اور مزار پر حاضری دی۔ عرس کا آغاز 15 مئی بروز جمعہ تلاوت قرآن پاک اور نماز فجر سے ہوا۔ صبح سے ہی عقیدت مندوں کی مزار کے احاطے میں آمد شروع ہوگئی۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی تقریب کی شان وشوکت کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ 16 مئی بروز ہفتہ منعقد ہونے والی محفلِ شام کا ماحول مکمل طور پر صوفیانہ تھا۔ معروف قوالوں نے اپنے مدھر کلام پیش کر کے عقیدت مندوں کو مسحور کر دیا۔ جابی قوالی کا پروگرام بھی بہت دلچسپ تھا جس میں قوالوں نے ایک دوسرے کو جواب دیا اور اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ 17 مئی بروز اتوار بھی محفلِ شمع کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ نعت پروگرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں نعتیں بھی شامل تھیں، جس نے ماحول کو ایک روحانی لمس دیا۔ ان تقریبات میں خواتین اور بچوں سمیت عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ 18 مئی بروز پیر قل شریف اور خصوصی دعا کے ساتھ عرس کا اختتام ہوا۔ چادر پوشی کی تقریب بھی ادا کی گئی۔ عقیدت مندوں نے روضہ رسول پر فاتحہ خوانی کی، اپنی خواہشات کے حصول اور رحمتوں اور برکتوں کے لیے دعا کی۔ آرگنائزنگ کمیٹی کے سربراہ اور سجادہ نشین متولی درگاہ شریف سید محمد عتیق شاہ نے تمام عقیدت مندوں سے اپیل کی کہ وہ اس عرس میں شرکت کر کے حضرت سید شہید میرا شاہ پہلوان بابا کے روحانی فیض حاصل کریں۔ ان کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے لوگوں کی بڑی تعداد نے عرس میں شرکت کی۔ تقریب کے خوش اسلوبی سے انعقاد میں رضا کاروں کی ایک ٹیم بھی سرگرم عمل رہی۔ پورا عرس میرا شاہ ویلفیئر ٹرسٹ، چنہٹ، لکھنؤ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ ٹرسٹ کے عہدیداروں نے بتایا کہ حضرت میرا شاہ پہلوان بابا کی درگاہ نہ صرف لکھنؤ بلکہ پوری ریاست اتر پردیش کے لئے ایک اہم صوفی مرکز ہے، جہاں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بلا تفریق امن اور ہم آہنگی کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ اس عرس نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ صوفیائے کرام کے مزارات آج بھی سماجی ہم آہنگی اور روحانی اتحاد کی علامت ہیں۔ یہ چار روزہ مذہبی تہوار لکھنؤ کے لوگوں کے لیے یادگار ثابت ہوا۔

اجلاس میں کہا گیا کہ صحت کی خدمات کے معیار اور رفتار پر خصوصی توجہ دی جائے۔ سی ایم فڑنویس

ممبئی، 20 مئی (پی ایس آئی)۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڈنویس نے پیر کو کہا کہ ریاستی حکومت مہاراشٹر کے لوگوں کو بہتر اور زیادہ قابل رسائی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کرنے کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ انہوں نے تمام محکموں کو تال میل کے ساتھ کام کرنے اور پردھان منتری آیوشمان آروگیہ مندر، کریٹیکل کیئر بلاک اور لیب کی تعمیر کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایت دی، جس سے ریاست کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو مزید موثر، معیار پر مبنی اور عوام دوست بنایا جائے۔ سماجی شعبے کی اسکیموں کی نگرانی کے لیے چیف منسٹر وار روم قائم کیا گیا ہے۔ اس انتظام کے تحت وزیر اعلیٰ فڑنویس نے محکمہ صحت کی مختلف مرکزی اور ریاستی اسکیموں کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا، 15 ویں مالیاتی کمیشن کے تحت صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے، پردھان منتری آیوشمان بھارت ہیلتھ انفراسٹرکچر مشن، نئے میڈیکل کالجوں کا قیام، اور ایچ پی وی ویکسینیشن مہم سے متعلق زیر التواء پروجیکٹوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ریاست کے شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں معیاری اور قابل رسائی صحت کی خدمات فراہم کرنے پر خصوصی زور دے رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ تمل ناڈو سمیت کئی۔

کیرالہ میں پارٹی کی شکست کے بعد، وجین کے خلاف کھلی بغاوت ہوئی ہے

تروانت پورم، 20 مئی (پی ایس آئی)۔ کیرالہ اسمبلی انتخابات میں سی پی آئی (ایم) کی شکست نے پی وجین اور ریاستی سکریٹری ایم۔وی. گووندن۔ اس نے اختلاف کو جنم دیا ہے۔ نتیجتاً ضلعی کمیٹیاں، سینئر رہنما اور نچلی سطح کے کارکنان کھلے عام احتساب، قیادت میں تبدیلی اور پارٹی کے اندر مکمل سیاسی تنظیم نو کا مطالبہ کرر ہے ہیں۔ الپوزہ سے کنور تک، پارٹی میٹنگز، جو کبھی وجین کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری سے نشان زد ہوتی تھیں، اب شدید تنقید کا پلیٹ فارم بن چکے ہیں۔ دونوں رہنماؤں اور کارکنوں نے پارٹی کی ذلت آمیز شکست کا ذمہ دار تکبر، شخصیت پر مبنی نقطہ نظر، اور قیادت کے انداز کو قرار دیا ہے جس نے عام لوگوں اور حتیٰ کہ پارٹی کارکنوں کو بھی الگ کر دیا ہے۔ الاپپوزا ضلع سکریٹریٹ میں ایک میٹنگ میں، جس میں تھامس آئزک اور ساجی چیریان جیسے سینئر لیڈروں نے شرکت کی، مبینہ طور پر اس بارے میں شدید سوالات اٹھائے گئے کہ کیوں وجیان کو اپنی انتخابی شکست کے باوجود غیر معمولی تحفظ اور تحفظ حاصل رہا۔ اراکین نے مطالبہ کیا کہ وہ اپوزیشن لیڈر کے عہدے سے استعفیٰ دیں اور پی کے کو میدان میں اتارنے کے فیصلے پر بھی تنقید کی۔ شیاملا، ایم وی گووندن کی بیوی، تالیپر مبا سے، جہاں اسے کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ کنور میں غصہ اور بھی شدید تھا، جہاں ضلع کمیٹی کے مباحثوں میں اعلیٰ قیادت کے خلاف شدید تنقید دیکھنے میں آئی۔ کارکنوں نے کھلم کھلا الزام لگایا کہ قیادت اپنی سخت اور تصادم کی سیاست کے ذریعے پارٹی کو عوام سے دور کر رہی ہے۔ سی پی آئی (ایم) کے طویل گڑھ تلیپرمبہ اور پایانور میں شکست نے پارٹی کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اب، یہ الزامات سامنے آرہے ہیں کہ قیادت کے ذریعہ اعلان کردہ خصوصی انکوائری کمیشن کا مقصد اصل کوتاہیوں کی نشاندہی کرنا کم ہے، لیکن عوامی غصے کو ہٹانا اور اختلاف کرنے والوں کو الگ تھلگ کرنا ہے۔